عصرِ حاضر کا معجزہ

جلد دوم

(قرآنی نونہال)

تالیف سید ذوالفقار علی زیدی

SYED TILMIZ H. RIZVI
128 Oak Creek Road
East Windsor, NJ 08520

عصرِ حاضر کا معجزہ

جلد دوم

محمد حسین طباطبائی علم الہدیٰ
(قرآنی نونہال)

از قلم

سید ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	عصرِ حاضر کا معجزہ (جلد دوم)
از قلم	:	سید ذوالفقار علی زیدی
صفحات	:	۱۲۵
تعداد	:	ایک ہزار
سال طبع	:	۲۰۰۰ء
مطبع	:	پرائما پرنٹرز، کراچی
قیمت	:	۱۰۰ روپے
ناشر	:	الحرمین پبلشرز پاکستان، کراچی
کمپوزنگ	:	ولایت علی آغا
		وقار گرافکس اینڈ لیزر کمپوزنگ
		A-1، کلیٹن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی
		فون: 7227650، 8141362 فیکس: 7228012
ملنے کا پتا	:	علی بک ڈپو، عباس ٹاؤن، گلشن اقبال، کراچی
		پوسٹ بکس: ۱۷۸۴۸، پوسٹ کوڈ: ۷۵۳۰۰

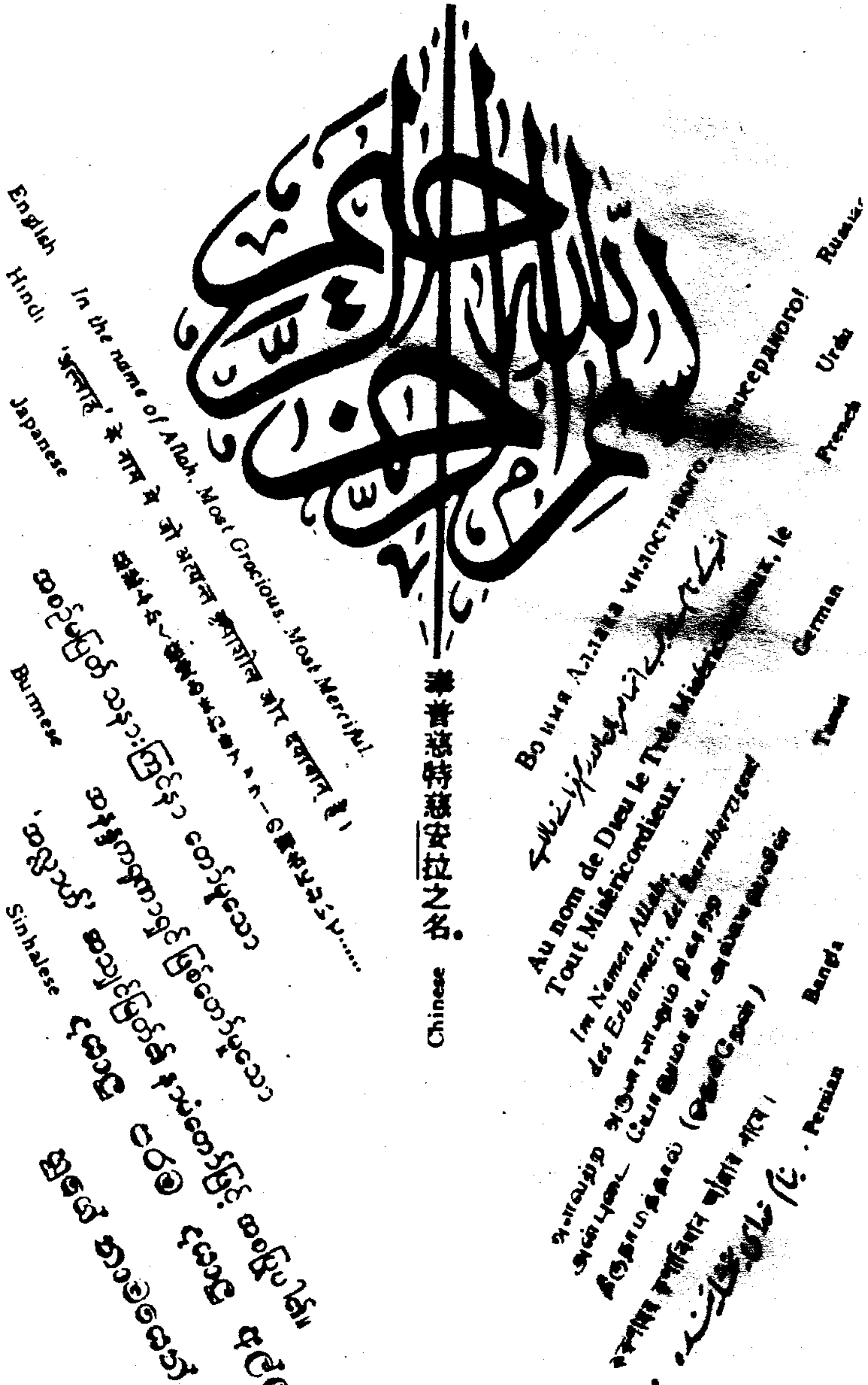
English
In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.
Hindi
Japanese
Burmese
Sinhalese
Chinese
Russian
Urdu
French
German
Tamil
Bangla
Persian
Au nom de Dieu le Très Miséricordieux, le
Tout Miséricordieux.
Im Namen Allahs,
des Erbarmers, des Barmherzigen!

عصرِ حاضر کا معجزہ

تالیف سید ذوالفقار علی زیدی

فہرست

شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر ادارہ	۸
۲	مقدمہ مدیر	۱۰
۳	قرآن کی خصوصیات، قرآن کی زبانی	۱۳
۴	آداب تلاوت قرآن، قرآن کی زبانی	۱۷
۵	آداب تلاوت قرآن، معصومینؑ کی زبانی	۱۸
۶	علم الھدیٰ (تعارف)	۲۱
۷	ترقی کے منازل	۲۴
۸	خداوندعالم کی توفیق اور فضل و کرم	۲۵
۹	علم الھدیٰ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر، سرزمین وحی میں	۲۹
۱۰	علم الھدیٰ شام میں	۳۱
۱۱	علم الھدیٰ انگلستان میں	۳۳
۱۲	اولین قرآنی گفتگو	۳۹
۱۳	خدا اور ابراہیم کے درمیان گفتگو	۳۹
۱۴	حضرت موسیٰ اور خدا کے درمیان گفتگو	۴۰
۱۵	حضرت زہراؑ کی کنیز حضرت فضہ کی گفتگو	۴۱
۱۶	حضرت حرہ اور ولایت کا دفاع	۴۵
۱۷	خود کو بھلادینا	۵۰

۱۸	بہلول قرآن سے جواب دیتا ہے	۵۱
۱۹	حاضر جوابی	۵۳
۲۰	اینٹ کا جواب پتھر سے	۵۴
۲۱	وحی سے پہلے تلاوت قرآن	۵۵
۲۲	خطوط میں قرآنی آیات	۵۶
۲۳	قرآن سے ثبوت	۵۸
۲۴	حضرت سجادؑ کی کنیز اور قرآنی آیات	۷۳
۲۵	امام جوادؑ کا قرآن سے استدلال	۷۵
۲۶	آقای قرائتی کی علم الھدیٰ سے گفتگو	۸۰
۲۷	سعودی عرب کے وزیر کشور سے ملاقات	۸۸
۲۸	علم الھدیٰ سے متعلق واقعات اور یادداشتیں	۹۰
۲۹	چند آیات جن سے شاہد مثال پیش کیا جا سکتا ہے	۹۳
۳۰	قرآن کی عزائم سورتیں	۱۰۱
۳۱	قرآن کے واجب سجدے	۱۰۱
۳۲	قرآن کے مستحب سجدے	۱۰۲
۳۳	قرآن میں سجدے کا ذکر	۱۰۳
۳۴	قرآنی ترغیبات	۱۰۳
۳۵	قرآن کی ملامتیں	۱۰۷
۳۶	حیوانات کے نام جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں	۱۱۵

۳۷	کیڑے مکوڑوں کے نام جو قرآن میں مذکور ہیں	۱۱۶
۳۸	سبزیوں اور پھلوں کے نام جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں	۱۱۷
۳۹	رنگوں کے نام جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں	۱۱۸
۴۰	پرندوں کے نام جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے	۱۱۸
۴۱	اعضائے بدن کے نام جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں	۱۱۹
۴۲	فرشتوں کے نام جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں	۱۲۱
۴۳	اعداد جو قرآن میں آئے ہیں	۱۲۲
۴۴	ترتیبی وکسری اعداد جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں	۱۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اس کتاب کی پہلی جلد عصرِ حاضر کا معجزہ (قرانی گھرانہ) کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اور شمع قرآنی کے پروانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جو ایک "پاکستانی گھرانے" کی قرآنی خدمات پر مشتمل تھی۔ اسی کتاب کا دوسرا حصہ عصرِ حاضر کا معجزہ (قرآنی نونہال) کے نام سے پیش خدمت ہے۔ ان دونوں کتابوں کا اصل محور قرآن مجید ہے جو لوگ بھی اس سے وابستہ ہوئے ہیں وہ قرآن کی عظمت اور اس کے تقدس کا حصہ بھی پاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی دکان سے ڈیڑھ گز کا کپڑا خرید کر قرآن کا غلاف بنایا جاتا ہے تو وہ کپڑا اپنی اس نسبت کی بنا پر اس قابل ہوتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے اور اسے ایسی جگہ گرنے نہیں دیا جائے جہاں بے احترامی کا تصور ہو۔

اسی تناسب سے وہ دل کتنے باعظمت ہوں گے جو قرآن کے حامل ہیں اور تمام افراد پر ان کا احترام فرض ہوتا ہے۔ ایسے افراد دوسروں کے لیے نمونہ بن کر ان کے محسن بن جاتے ہیں اور اپنے محسنوں کو ناشکرے لوگ بھول جاتے ہیں اور بمصداق

من لم يشكر الناس لم يشكر الله

جو لوگ لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتے وہ خدا کا شکر ادا کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

اس کتاب میں ایک کم سن حافظ قرآن سید محمد حسین طباطبائی علم الہدیٰ کی قرآنی خدمات، ان کے حفظ قرآن کی روش، قرآن کی زبان میں گفتگو اور مختلف سوالات کے قرآن کی مدد سے دیئے گئے جوابات پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ چند قرآنی مکالمات اور حضرت فضہ کی قرآنی گفتگو بھی درج ہے۔ نیز قرآن کریم کی آیات

سے وابستہ چند واقعات بھی درج ہیں جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ ساتھ ہی چند ایسے برجستہ جملے بھی چن کر جمع کئے ہیں جنہیں ایک مسلمان اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کر سکتا ہے۔ اسی طرح قرآن میں مذکورہ اسما جو پرندوں، جانوروں، اعضائے انسانی، حشرات الارض، پھلوں، سبزیوں وغیرہ اور اعداد کے نام بھی جمع کر کے لکھے گئے ہیں جو قرآن کے قاری بلکہ ہر مسلمان کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

دعا ہے کہ یہ مجموعہ قارئین کے لیے مفید اور ہمارے لیے توشۂ آخرت قرار پائے۔ آمین!

مدیر

(ادارہ)

مقدمہ

اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم آسمانی کتابوں میں سے اہم ترین اور جامع ترین کتاب ہے۔ اس انسان ساز کتاب کو خداوند عالم نے اپنے بہترین بندے اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ حقیقی سعادت مند وہ ہے جو اپنی زندگی قرآن کے زیرِ سایہ گزارے اور اپنی روزانہ کی مصروفیات کے لیے اس سے رہنمائی حاصل کرے۔ قرآن کریم کی تلاوت، اس کی آیات میں غور و فکر اور اس کے احکام پر عمل کرنا خوش بختی کی علامت ہے اور اس سے انسانی زندگی میں سکون و اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم سے استفادہ کرنے کی ایک صورت اپنی روزانہ کی گفتگو میں قرآنی آیات کو استعمال کرنا ہے۔ اگر ہم اپنی عام گفتگو قرآن کی آیات کے ذریعے نہیں کر سکتے ہیں تو کم از کم اتنی کوشش ضرور کریں کہ اس کے رہنما جملے جو سراسر ہدایت کا باعث ہیں، زیادہ سے زیادہ اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کریں۔

صرف واعظین، ذاکرین اور مقررین منبر یا ڈائس پر کھڑے ہو کر کبھی کبھی عادت سے مجبور بغیر کسی تدبر اور غور و فکر کے قرآن کی آیات کو دہراتے ہیں۔ قرآن ایک بے کراں سمندر ہے۔ اس میں انسان کی سعادت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اسے اس قدر مہجور کیوں چھوڑا جائے؟ اسی بنا پر ہمارا مذہب اور دین بھی مظلوم رہ گیا کیونکہ قرآن اب صرف طاقچوں کی زینت بنا رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک چاہتے ہیں۔ قرآن کی زبان میں گفتگو کرنا، زبان کو کسی بھی قسم کے جھوٹ، بیہودہ بات اور گناہ سے محفوظ رکھنے کا عامل ہے۔ بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم جہاں اپنی تحقیقات اور

تحریروں میں قرآن سے کام نہیں لیتے اور ساتھ ہی اپنی گفتگو میں بھی اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں۔

مناسب یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنی روزمرہ کی گفتگو میں محاورے، ضرب الامثال اور اشعار کو استعمال کرتے ہیں اسی طرح قرآنی آیات کو بھی استعمال کریں اور انہیں اپنی طرف سے شاہد مثال پیش کریں۔ ہماری زرخیز اسلامی ثقافت خوب صورت الفاظ، جملوں، اصطلاحات اور آیات سے بھری پڑی ہے۔

اس مختصر سی تحریر میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ قرآن کریم کی نایاب ثقافت کی ترویج میں چاہے بہت چھوٹا قدم ہی کیوں نہ ہو، آگے بڑھیں اور اسی مقصد کے لیے اس کتاب کی تالیف کی۔ یہ مجموعہ ایک طرح سے مدد فراہم کرے گا کہ اگر ہم پورے قرآن کریم کو حفظ نہیں کر سکتے ہیں تو بھی چند آیات حفظ کر کے مختلف مواقع پر اسے اپنی گفتگو کے دوران استعمال کریں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کتاب ایک کوشش ہے جس کی مدد سے آیاتِ قرآنی کو موضوعی انداز میں یاد کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ جو یاد کرنے اور استعمال کرنے کے لیے آسان ہے۔ ہم اس مجموعے میں ان مشہور آیات کو جو کہیں بھی شاہد مثال اور سند کے طور پر پیش کرنے کے لیے اہم ہیں جمع کر رہے ہیں تاکہ ان آیات کو اپنی گفتگو اور تحریروں میں استعمال کرنے میں آسانی ہو

بعض اوقات خداوند عالم کی طرف سے بندوں کی توفیقات میں اضافہ ہوتا ہے اور اپنے بعض بندوں سے ایسے کام لیتا ہے جو دوسروں کے لیے نمونہ بن جاتے ہیں۔ کمسن حافظ اور قاری سید محمد حسین طباطبائی علم الھدیٰ کے بارے میں، ان کے اسلوب اور قرآن کی زبان میں گفتگو کی تفصیلات کے ساتھ چند قرآنی مکالمے، حضرت فضہ کی قرآنی گفتگو اور علم الھدیٰ کی قرآن گفتگو بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔

قارئین سے بھی گزارش ہے کہ قرآنی ثقافت کی ترویج میں آیات قرآنی کو شاہد مثال پیش کرنے اور قرآنی آیات سے استناد کرنے اور قرآنی ثقافت کو معاشرے میں رائج کرنے کے لیے اپنی آراسے ہمیں مستفید فرمائیں۔

الھی بحق فاطمة و ابیھا و امھا و بعلھا و بنیھا والسرالمستودع فیھا ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تفعل بنا ما انت اھله ولا تفعل بما نحن اھله .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کریم کی ایک آیت یا ایک سورہ قیامت کے دن ہزار درجوں تک بلندی پائے گی یعنی بہشت میں۔ پھر انسان سے مخاطب ہو کر کہے گی اگر تم مجھے حفظ کر چکے ہوتے تو تجھے بھی اسی مقام تک پہنچاتی۔

سید ذوالفقار علی زیدی

قرآن کی خصوصیات

قرآن کی زبانی

☆ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِلْمُتَّقِيْن

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

(سورۂ بقرہ، ۲)

☆ هُدًى لِلنَّاس

لوگوں کی ہدایت کے لیے ہے۔

(سورۂ بقرہ، ۱۸۵)

☆ قُرْاٰنٍ مُبِيْن

حق و باطل کو نمایاں کرنے والا قرآن ہے۔

(سورۂ حجر، ۱)

☆ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيم

اور قرآن باعظمت ہے۔

(سورۂ حجر، ۸۷)

☆ اَنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن سیدھے اور محکم راستے کی ہدایت کرتا ہے۔

(سورۂ اسرا، ۹)

☆ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

(سورۂ اسراء، ۸۲)

☆ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْم

قرآن کی قسم جو باحکمت ہے۔

(سورۂ یس، ۲)

☆ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْد

بلکہ وہ باعظمت قرآن ہے۔

(سورہ بروج، ۲۱)

☆ اِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْم

بے شک یہ مہربان قرآن ہے۔

(سورۂ واقعہ، ۷۷)

☆ لاَ يَاْتِيْهِ البَاطِلُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلُ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْد

اس میں باطل نہ سامنے سے نہ پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے اور یہ حکمت والے اور تعریف والے خدا کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔

(سورۂ فصلت، ۴۲)

☆ اِنْ هُوَ اِلاَّ ذِكْرُ لِلْعَالَمِيْن

یہ تمام دنیا جہانوں کے لیے نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

(سورۂ تکویر، ۲۷)

☆ تِبْيَاناً لِكُلِّ شَيْءٍ

ہر چیز کی حقیقت بیان کرنے والا ہے۔

(سورۂ نحل، ۸۹)

☆ وَ اِنَّهُ لَكِتَابُ عَزِيْزُ

اور بے شک یہ غلبہ والی کتاب (یعنی معجزہ والی) ہے۔

(سورۂ فصلت، ۴۱)

☆ هُدًى وَّ رَحْمَةُ لِلْمُحْسِنِيْن

نیکو کاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (سورۂ لقمان، ۳)

☆ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْن

مومنوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔

(سورۂ نمل، ۲)

☆ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْث

خداوند عالم نے بہترین کلام کو نازل کیا ہے۔

(سورۂ زمر، ۲۳)

☆ بُرْهَانٌ مِنْ رَّبِّكُمْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان ودلیل ہے۔

(سورۂ نساء، ۱۷۴)

☆ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْن

مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہے۔

(سورۂ نحل، ۸۹)

☆ هٰذَا بَلاَغٌ لِلنَّاس

تمام لوگوں کے لیے کافی ہے۔

(سورۂ ابراہیم، ۵۲)

☆ تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشٰى

خوف خدا رکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

(سورۂ طٰہ، ۳)

☆ قُرانًا عَجَبًا

یہ تعجب میں ڈالنے والا قرآن ہے۔

(سورۂ جن، ۱)

☆ اِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْل

بے شک قرآن قطعی حکم اور فیصلہ کرنے والا ہے۔

(سورۂ طارق، ۱۳)

☆ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

یہ وہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔

(سورۂ انعام، ۹۲)

☆ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ

قرآن کی قسم جو نصیحت والی کتاب ہے۔

(سورۂ ص، ۱)

☆ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

یہ کوئی مذاق نہیں۔

(سورۂ طارق، ۱۴)

☆ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِیْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ

یہ قرآن مجید ہے جو پوشیدہ کتاب میں ہے۔

(سورۂ واقعہ، ۷۷، ۷۸)

☆ ذٰلِكَ هُدَى اللهِ

یہ کتاب خدا کی طرف سے ہدایت ہے۔

(سورۂ زمر، ۲۳)

☆ وَ اِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِیٌّ حَكِيْمٌ

اور قرآن لوح محفوظ میں ہمارے ہاں بلند مرتبہ اور محکم ہے۔

(سورۂ زخرف، ۴)

☆ وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَیْءٍ

قرآن ہر چیز کو الگ الگ کر کے بیان کرنے والا ہے۔

(سورۂ یوسف، ۱۱۱)

☆ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ

قرآن اپنے سے پہلے کی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ (سورۂ یوسف، ۱۱۱)

ڈاکٹر علم الہدیٰ حامل علمِ قرآن

سید محمد حسین طباطبائی پاکستانی حافظ قرآن محمد صادق وزیری کے ساتھ جن کے
بارے میں ادارے کی کتاب ”عصرِ حاضر کا معجزہ“ (جلد اوّل) شائع ہو چکی ہے

تلاوت قرآن کے آداب

قرآن کی زبانی

☆ لاَ يَمَسُّهُ اِلاَّ الْمُطَهَّرُوْن

کوئی اسے نہیں چھوتا سوائے ان کے جو پاک کیے گئے ہیں۔

(سورۂ واقعہ، ۷۹)

☆ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

جب قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو شیطان مردود سے خداوند عالم کی پناہ مانگو۔

(سورۂ نحل، ۹۸)

☆ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً

قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر غور و فکر کرتے ہوئے پڑھو۔

(سورۂ مزمل، ۴)

☆ اَفَلاَ يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰن

کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے۔

(سورۂ نساء، ۸۲)

☆ وَ اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْن

جب قرآن کی تلاوت کی جا رہی ہو تو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۂ اعراف، ۲۰۴)

آداب تلاوت قرآن

معصومینؑ کی زبانی

تلاوت کے وقت وضو کرنا

☆ قال علیؑ: لَا یقرأ العَبْدُ الْقُرانَ اِذَا کَانَ عَلٰی غَیْرِ طَھُورٍ حَتّٰی یَتَطَھَّر

حضرت علیؑ نے فرمایا: کوئی شخص طہارت کے بغیر قرآن کی تلاوت نہ کرے

تلاوت کے لیے مسواک کرنا

☆ قال رسول اللہؐ: نَظِّفُوا طَرِیْقَ الْقُرانَ قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللہ وَمَا طَرِیقُ الْقُرانِ؟ قَالَ اَفْوَاھُکُمْ قَالُوا: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِالسِّوَاك

حضور اکرمؐ نے فرمایا: تم قرآن کے راستے کو پاک رکھو۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول قرآن کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے منہ۔ پوچھا: کس طرح؟ فرمایا: مسواک کے ذریعے۔

تلاوت سے پہلے اعوذباللہ پڑھنا

☆ قال الصادقؑ: اُغْلِقوا اَبْوَابَ الْمَعْصِیَةِ بِالْاِسْتِعَاذَةَ وَافْتَحُوا اَبْوَابَ الطَّاعَةِ بِالتَّسْمِیَة

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: نافرمانی کے دروازوں کو اعوذباللہ کے ذریعے بند کرو اور اطاعت کے دروازوں کو بسم اللہ کے ذریعے کھولو۔

خضوع و خشوع کے ساتھ قرآن پڑھنا

☆ قَال رسولؐ: اِقْرَأُوا الْقُرْانَ مَاائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُکُمْ وَ کَانَتْ عَلَیْهِ

جُلُوْدُکُمْ فَاِذَا خْتَلَفْتُمْ فَلَسْتُمْ تَقْرأُونَهُ

حضور اکرمؐ نے فرمایا: جب تمہارے دلوں میں نرمی قائم رہے قرآن کی تلاوت کرتے رہو اور جب تلاوت سے یہ نرمی پیدا نہ ہو تو تلاوت نہ کرو۔

آیت میں غور و فکر

☆ قال علیؑ: اَلاَ لاَ خَیْرَ فِی قَرائَةٍ لاَ تَدَبَّرَ فِیهَا

حضرت علیؑ نے فرمایا: لوگو آگاہ رہو جس تلاوت کے ساتھ غور و فکر نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کرنا

☆ قال رسول اللہؐ: حسنوا القران باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسناً

حضور اکرمؐ نے فرمایا: قرآن کو اچھی آواز سے زینت دو کیونکہ اچھی آواز سے تلاوت کرنے سے قرآن کی زینت میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن کو درست پڑھنا

☆ قال رسول اللہؐ: اعربوا القران و التمسوا غرائبه

حضور اکرمؐ نے فرمایا: قرآن کو صحیح اعراب کے ساتھ پڑھو اور اس کے عجائبات تلاش کرو۔

قرأت قرآن کا لہجہ

☆ قال رسول اللہؐ: اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها

حضور اکرمؐ نے فرمایا: قرآن کو عرب لہجے میں اور ان کی آواز میں پڑھو۔

تلاوت قرآن اخلاص کے ساتھ

☆ **قال الصادقؑ: ان من الناس من یقرأ القران لیقال: فلان قارئ و منهم من یقرأ لیطلب به الدنیا و بلا خیر فی ذلك و منهم من یقرأ القران لینفع به فی صلاته و لیلة و نهاره**

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بعض لوگ قرآن کی تلاوت اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ انہیں سن کر یہ کہیں کہ یہ شخص کتنی اچھی تلاوت کرتا ہے۔ اور بعض لوگ قرآن کی قرأت اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے معاش کا وسیلہ بنے۔ یہ دونوں گروہ بھلائی میں نہیں۔ لیکن بعض لوگ قرآن اس لیے پڑھتے ہیں کہ اس سے رہنمائی حاصل کریں اور اپنے دن رات کی نماز میں پڑھیں۔

علم الھدیٰ

سید محمد حسین طباطبائی "علم الھدیٰ" نے ۱۳۶۹ شمسی کو قم مقدس میں ایک عالمانہ گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد اور والدہ دونوں حافظ قرآن ہیں۔ آپ کے والد نے دو سال چار ماہ کی عمر سے آپ کو قرآن حفظ کرنے میں مشغول کیا اور ساڑھے پانچ سال میں قرآن کریم مکمل حفظ کرانے میں کامیاب ہوئے۔ سید محمد حسین طباطبائی کو علما کی طرف سے "علم الھدیٰ" کا لقب ملا ہے جس کے معنی "ہدایت کا پرچم" ہیں۔ اب ہم آئندہ سید محمد حسین طباطبائی کو علم الھدیٰ کے نام سے ذکر کریں گے۔

علم الھدیٰ نے سب سے پہلے پارہ عم اور ۲۹ واں پارہ حفظ کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم کی ابتدائی سورتوں کو حفظ کیا۔ چونکہ ان کے والد چاہتے تھے کہ علم الھدیٰ قرآن کی تمام آیتوں کو ترجمے کے ساتھ یاد کریں اور آیات کے مکمل مفہوم سے بھی آشنا رہیں۔ اس لیے انھوں نے ایک نیا اسلوب ایجاد کیا جس کے ذریعے وہ انہیں آیات، ترجمہ اور اس کے مفاہیم یاد کرانے میں کامیاب ہوئے۔ انھوں نے کام کا اسلوب یہ تیار کیا کہ قرآن کے الفاظ کے لیے ہاتھ سے ایک اشارہ قرار دیا اور کلمہ کے ادائیگی کے وقت ہاتھ سے اس کے معنی کی طرف اشارہ کیا۔ دوسرے دن صرف ہاتھ کا ایک ہی اشارہ کرتے تو علم الھدیٰ اپنے والد کے اشارے کی بنیاد پر گزشتہ کل کے سبق کو دھراتا تھا۔ ان کے والد کے درس دینے کا طریقہ بہت ہی شیریں اور جاذبیت کا حامل تھا۔ ہاتھوں اور انگلیوں کے اشارے، درس، اس کے معنی اور مفہوم کو بیان کرنے میں مدد کرتے تھے۔

مثال کے طور پر اگر کوئی ایسی آیت بیان کرنی ہو جس میں فقیر اور دولت مند کا ذکر ہوا ہو تو باپ فقیر کی نقل کرتا ہے۔ گویا فقیر کا سا حلیہ پیش کرتا اور کبھی دولت مند کی نقل کرتا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو غمگین اور کبھی خوش دکھاتا ہے۔ بعض اوقات مغرور اور متکبر کا روپ پیش کرتا ہے تاکہ اپنے ننھے بچے کو اس طرح اس اسلوب سے لگاؤیا شوق پر ابھارے تاکہ تعلیم کے اس مرحلے میں اسے بوریت اور تکان کا احساس نہ ہو اور قرآن بھی حفظ ہو جائے۔

دراصل تدریس کے وقت باپ جو مختلف حالتوں کی نقل پیش کرتا تھا، ایک مکمل تدریسی معاونت میں سے تھا۔ جو سینما کی فلم کی مانند بچے کے ذہن پر نقش ہو جاتی تھی۔ بعد میں اسے علم الہدیٰ دہراتا تھا۔ یہیں سے وہ آیت اسے حفظ ہو جاتی تھی۔ ایک سبق چھ دن تک دہرایا جاتا تھا۔

شروع میں تو دن میں نصف سطر یا کبھی ایک سطر حفظ ہوتی تھی لیکن بعد میں قرآن مجید کا ایک صفحہ یا دو صفحے حفظ ہو جاتے تھے۔ علم الہدیٰ کے دادا اور دادی مصوری کی کتابیں، کھلونے اور قسم قسم کے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر دیتے اور حوصلہ بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ حفظ کرنے کا ذوق و شوق بڑھتا گیا۔ ایک اور چیز جس نے اچھی طرح قرآن حفظ کرنے میں ان کے شوق کو بڑھایا۔ وہ ان کے والد کی خوبصورت آواز میں قرآن کی تلاوت تھی۔ آپ کے والد قرآن کے قاری ہیں اور بڑی خوبصورت آواز میں قرأت کرتے ہیں اور خوبصورت لہجہ اور آواز قرآن کو اچھی طرح حفظ کرنے کا سبب بنتی ہے۔ ساتھ ہی قاری قرآن اور سامعین کے دلوں میں گہرے اثرات پیدا کرتی ہے کیونکہ ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امام سجادؑ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت آواز کے حامل تھے۔

لوگ جب آپ کے گھر کے سامنے سے گزرتے تھے تو آپ کی آواز سننے کے لیے رک جاتے تھے۔

اسی طرح تجوید کے قواعد جو علم قرأت اور حفظ قرآن کی بنیاد ہیں۔ ناظرہ قرآن سیکھنے کے بعد طلبہ کو چاہیے کہ اچھی طرح تجوید کے قواعد سیکھیں اور آیاتِ قرآنی کی تلاوت میں اس کی مشق کریں۔ تجوید کو یاد کرنے کا بہترین وقت بچپن ہے۔

علم الھدیٰ کا باپ مکمل عربی لہجے میں قرآن پڑھ کر سناتا تھا جیسے حضور اکرمؐ نے فرمایا: "قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو"۔ اب بھی علم الھدیٰ آیاتِ الٰہی پر مکمل عبور رکھنے کی وجہ سے اپنی روزمرہ زندگی میں قرآنی آیات کا استعمال کرتا ہے۔ قرآنی آیات کا دوسری آیات کے ذریعے تفسیر کرتا ہے۔ علم الھدیٰ حفظ قرآن کے سلسلے میں بہت ساری مہارتوں کا حامل ہے۔

اگر اس سے قرآن کریم کے کسی جملے، لفظ یا آیات کے بارے میں پوچھا جائے تو یہ بتا سکتا ہے کہ یہ لفظ کسی سورۃ اور کس پارے میں ہے۔ اگر اس سے قرآن کے کسی صفحے کے ابتدا، انتہا اور درمیان کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ ابتدائی صفحے سے تلاوت کر سکتا ہے چونکہ انہوں نے قرآن کو اشاروں کے ذریعے حفظ کیا ہے اس لیے وہ آپ کے ہاتھ کے اشاروں سے جہاں سے پڑھنا ہے پڑھے گا۔ اگر اس سے کسی آیت کے بارے میں پوچھا جائے جو لفظی یا معنوی طور پر کسی دوسری آیت سے مشابہ ہو تو ان کی تفصیل مختلف سورتوں میں بتا سکتا ہے۔ اگر ان کے سامنے کسی بھی آیت کا ترجمہ بتایا جائے تو اس سے اگلی آیت فوراً تلاوت کرتا ہے۔ علم الھدیٰ نے قرآن مجید کے علاوہ گلستان سعدی کے بہت سارے اشعار، محتشم کاشانی کے دوازدہ بند، اصولی کافی کی مختلف روایات اور احادیث کی ۲ کتب کا مطالعہ کیا ہے اور انہیں حفظ کیا۔ ان کا ذاتی

کتابخانہ علوم اسلامی اور تاریخی کتابوں سے بھرا پڑا ہے۔اس وقت علم الھدیٰ دانش کدہ ادبیات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی حصول علم میں مشغول ہے۔ وہ اس وقت وہی نصاب پڑھتا ہیں جو ادبیات کالج کے دوسرے طلبہ پڑھتے ہیں۔ علم الھدیٰ کا امتحان بڑے بڑے علما نے لیا ہے جن میں وہ کامیاب قرار پائے ہیں۔اسی طرح انگلستان کے شہر کاونٹری میں حجاز مسلم یونیورسٹی نے آپ کا امتحان لے کر انگلستان کے مروجہ اسٹینڈرڈ کے مطابق پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری جاری کر دی۔اس میں پانچ موضوعات کو مد نظر رکھا گیا:

(۱) ترجمے کے ساتھ مکمل قرآن حفظ کرنا۔

(۲) قرآن مجید کی آیات کا موضوع بیان کرنا۔

(۳) آیت کے ذریعے دوسری آیات کی تفسیر و توضیح بیان کرنا۔

(۴) آیات قرآنی کے ذریعے گفتگو کرنا۔

(۵) اشاروں کے اسلوب میں قرآن کی تلاوت کرنا۔

ترقی کے منازل

کیا علم الھدیٰ ایک نابغہ ہیں؟

کیا علم الھدیٰ دوسرے انسانوں سے برتر ہیں؟

کیا ان کے بارے میں کوئی معجزہ واقع ہوا ہے؟

اگر ہم بڑی باریک بینی کے ساتھ تحقیق کریں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اگرچہ علم الھدیٰ عقل و فہم میں دوسروں سے بڑھ کر ہیں لیکن کلی طور پر دوسرے بچوں سے بڑھ کر نہیں ہیں اور ہر گز اس کے بارے میں معجزہ نہیں ہوا۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی نشو و نما اور ترقی کے اسباب پر غور کریں جو یوں ہیں:

(۱) ماں باپ کی عظمت اور ان کا تقویٰ

(۲) تجربہ کار ماہر استاد کی موجودگی

(۳) مناسب ٹائم ٹیبل پر عمل در آمد

(۴) بلند ہمتی، مسلسل کوشش

(۵) عمر کے قیمتی لمحات سے بھرپور استفادہ

(۶) صبر اور ثابت قدمی

(۷) چہاردہ معصومینؑ کا توسل

علم الھدیٰ جب بھی کسی سورہ کو حفظ کرتا تھا تو معصومین میں سے کسی ایک کو ہدیہ کرتا تھا۔ مثلاً سورۂ بقرہ یاد کر کے حضور اکرمؐ کے نام اور آلِ عمران حفظ کر کے حضرت علیؑ کے نام اور سورۂ نسایاد کر کے حضرت زہراؑ کے نام اور اس طرح ترتیب کے ساتھ بعد کی سورتوں کے حفظ اور تلاوت کا ثواب معصومین کو ہدیہ کرتا ہے اور بعد میں پھر وہی سلسلہ شروع کرتا ہے۔

خداوندِ عالم کی توفیق اور فضل و کرم

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: **ولذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمن المحسنین**

جو کوئی ہماری راہ میں کوشش کرتا ہے تو ہم اس کے لیے اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

(سورۂ عنکبوت، آیت ۶۹)

علم الھدیٰ کے ماں باپ نے علم و تقویٰ کی راہ میں قدم بڑھایا ہے۔ ان کی باتیں قرآنی، ان کا کردار قرآنی، ان کا راستہ قرآنی، آخر کار علم الھدیٰ نے چاہا، کوشش کی اور

اس میں کامیاب ہوا۔ ہمیں چاہیے کہ ناممکن سمجھنے کے بجائے ان کامیابیوں کی جڑوں کے بارے میں سوچیں۔ انسان کو یقین کرنا چاہیے اور خدا کی ان قیمتی نعمتوں کی قدردانی کرنی چاہیے جو اس نے ان کے اختیار میں دے رکھا ہے۔

خداوند عالم نے انسان کو ایک ایسا دماغ عطا کیا جس کا جدید ترین کمپیوٹر اور مشینوں سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ انسانی دماغ اور اس کے حافظے کی کہکشاں میں موجود طاقت اور اس کی ظرفیت تصور سے باہر ہے۔ ان مطالب کا یاد کرنا ایسا ہے جیسے ان کہکشاؤں کی بے کراں فضا میں ایک کنکر پھینکا گیا ہے فتبارك الله احسن الخالقين

بابرکت ہے وہ ذات جو تمام پیدا کرنے والوں میں سے بہترین ہے۔

(سورۂ مومنون، آیت ۱۴)

محمد صادق وزیری ۱۲ سالہ حافظ جسے قرآن کریم کے علاوہ نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ حفظ ہیں۔ یہ ان حفاظ میں سے ایک ہے جو قابلِ رشک حد تک حفظ قرآن پر عبور رکھتا ہے۔ یہاں تک کی تمام سورتوں کا نمبر، پاروں کا نمبر، صفحات کی مقدار اور قرآن مجید کے آیات کی تعداد کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہے اور مختلف اسلوبوں سے جس میں ایک اسلوب اشارہ اور چھونے کا ہے کے ذریعے جہاں کہیں سے بھی قرآن کا پوچھا جائے تلاوت کرتا ہے۔ صفحے کو کراس طریقے سے بھی تلاوت کرسکتا ہے یعنی پہلے صفحے کے دائیں طرف سے آخری آیت اس کے بعد بائیں صفحے کے آخر کی آیت اور اس کے بعد بائیں صفحے کے پہلے سے دوسری آیت اور اس کے بعد پہلے صفحے کے دائیں طرف کی آیت پڑھتا ہے۔ اس طرح وہ دائرے کی شکل میں بھی قرآن کریم کو آخر سے شروع کی طرف تلاوت کرسکتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کی ۵ سالہ بہن فاطمہ وزیری اور ۱۰ سالہ بہن زہرا وزیری بھی حفظ قرآن میں اسی قسم کی صلاحیتوں سے بہرہ مند ہیں۔ (تفصیل کے لیے ادارے کی کتاب ''عصر حاضر کا معجزہ''

پڑھیں)۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بھی معمول کے مطابق عقل و فہم کے مالک ہیں اور ہمیشہ گروہی تحقیق کے ذریعے علما سے سند پیش کرتے ہیں۔ علما کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک انسان کا حافظہ ۱۰ ہزار کروڑ الفاظ کو ذخیرہ کرنے کی گنجائش رکھتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ۶۰۰ صفحات کی ۱۱۰ کروڑ کتابوں کو اپنے حافظے میں محفوظ کر سکتا ہے۔ البتہ اس طرح کام لینے کے لیے، مطالعے کے لیے اور حفظ کے لیے درست طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ قرآن مجید جو کہ ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ہے کو اپنے حافظے میں جگہ دیں۔

بو علی سینا کی سوانح عمری میں یہ لکھا ہے کہ وہ سات سال کی عمر میں مدرسے گیا اور ۱۰ سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید حفظ کیا۔ انہوں نے مکمل قرآن حفظ کرنے کے بعد دوسرے علوم کی تحصیل شروع کی۔ اس سے یہاں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حفظ قرآن نے ان تین سالوں میں ان کے ذہن کو دوسرے علوم کے لیے آمادہ کیا۔ اسی طرح ایران کے پروفیسر سید محمود حسابی کی سوانح عمری کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ سات سال سے پہلے اپنی والدہ سے قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ اس کے بعد دیوان حافظ، گلستان بوستان کو پڑھا اور اس کے بعد اسکول میں داخلہ لیا اور اپنے طالب علمی کے زمانے میں وہ ہمیشہ اسکول میں اول آیا اور اپنے یونیورسٹی کے زمانے میں آٹھ موضوعات میں ڈاکٹریٹ کی سند لی تھی۔ ادبیات، آرکیٹیکچر، طب، ریاضی، فلکیات، جیالوجی، بیالوجی اور الیکٹریکل انجینئرنگ اور فزکس میں اولین درجے میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ بچے سات سال کی عمر بلکہ اس سے بھی پہلے قرآن حفظ

کریں اور اپنے ذہن کو قرآن کے ذریعے منور کریں کیونکہ وہ دل جس میں قرآن نہ ہو ویران گھر جیسا ہے۔ اس طرح ہر باایمان جوان قرآن پڑھتا ہے تو قرآن اس کے گوشت پوست میں شامل ہوتا ہے اور خداوند عالم اس دل کو جو اپنے اندر قرآن جذب کرے عذاب نہیں دے گا اور قرآن پر عمل کرنے والے حافظ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے اور ان کا شمار الٰہی سفیروں کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص قرآن حفظ کرنے کی کوشش کرے اور حافظہ تیز نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ مشقت کے ساتھ حفظ کرے تو خدا اسے دو اجر سے نوازے گا۔

(امام صادق، ثواب الاعمال، ص ۱۲۷)

قرآن مجید حافظہ کو قوی کرنے میں گہرے اثرات کا حامل ہے۔ اس کی تصدیق حافظ قرآن طلبہ اور غیر حافظ قرآن طلبہ کے تجربات سے پتہ چلتا ہے۔ آئن اسٹائن جو دنیائے فزکس کا ماہر سمجھا جاتا ہے اور فزکس کی جدید ایجادات اس کی مرہون منت ہیں۔ خود اس کا خیال تھا کہ اس کا دماغ عام انسانوں کے دماغ سے الگ نہیں ہے۔ وہ کہتا تھا کہ "میرا دماغ بھی بالکل دوسرے انسانوں کی طرح ہے لیکن دوسرے لوگ ہمیشہ نابغہ سمجھتے رہے"۔ یہاں تک کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو اس کے دماغ میں اور دوسرے عام انسانوں کے دماغ میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اسی طرح لوگ ایڈیسن کو بھی نابغہ شخص تصور کرتے ہیں لیکن جب یہ باتیں ایڈیسن سنتا تھا تو ہنستا تھا کیونکہ وہ جن صلاحیتوں کو استعمال کر کے کام انجام دیتا تھا تو اسے صرف ایک فیصد اپنے دماغ کا نتیجہ اور ۹۹ فیصد اپنی محنت اور مشقت کا نتیجہ قرار دیتا تھا۔ اگر ہم کامیاب لوگوں کو معجزہ قرار دے کر خاموش رہیں تو گویا ہم نے اپنے لیے ترقی کے راستے بند کر لیے ہیں کیونکہ ہم نے ایسے لوگوں کو ذہنی طور پر برتر تسلیم کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو حقیر اور ناچیز سمجھا ہے۔ بجائے اس کے ہمیں ترقی کی راہ کو سمجھنا

چاہیے۔ کامیاب افراد کے تجربات اور رہنمائی سے فائدہ اٹھا کر کامیابی کی راہ میں آگے بڑھنا چاہیے کیونکہ خدا کی نعمت عقل بڑے معجزات میں سے ایک ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوا ہے کہ کیا ہر بچہ "علم الھدیٰ" بن سکتا ہے۔ پہلے تو یہ کہ اگر صحیح پرورش اختیار کی جائے یعنی وہی روش جو علم الھدیٰ کے باپ نے اختیار کی تو ضرور اس کا نتیجہ کامیابی کی صورت میں نکلے گا، چاہے بچے کا ذہن متوسط درجے کا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر روش درست اختیار نہ کی جائے تو نتیجہ تک رسائی ممکن نہیں۔ دوسرے یہ ہے کہ اگر بچہ ابتدا میں حفظ کے لیے آمادہ نہ ہو کہ سارا قرآن مجید حفظ کرے، اگر کلاس سے بھاگے تو کم از کم درست ناظرہ قرآن پڑھے اور روانی کے ساتھ پڑھنے کی تربیت دی جائے۔ یہاں تک کہ بتدریج یاد کیا جائے تاکہ یہی چیز آگے جا کر قرآن کے حفظ کے لیے مدد کرے۔ یہاں ایک نکتہ یاد رہے کہ کسی ایک بچے کو دوسرے بچے کے ساتھ قیاس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر بچہ اپنی خاص خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ قیاس میں الٹا اثر ہو سکتا ہے اور اسے کمزوری کا احساس ہوتا ہے جو اس کے ٹوٹ کر رہ جانے کا باعث بن جاتی ہے۔

علم الھدیٰ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر

سرزمین وحی میں

علم الھدیٰ آفتاب عالمتاب کی مانند حجاز میں چمکے تو دوسرے افراد ستاروں کی مانند چھپ گئے۔ علم الھدیٰ نے سرزمین وحی پر اپنے پہلے سفر میں سب کو تعجب میں ڈال دیا اور داد و تحسین حاصل کی۔ وہاں پر آپ نے بیس سے زیادہ پروگرام کیے۔ اسی طرح قافلہ رہبر معظم اور دوسرے قافلوں میں بہترین کردار ادا کیا جو حقیقی طور پر

عالم تشیع کے لیے افتخار کا باعث ہے۔

حاضرین محفل کی آنکھوں سے شوق دیدار کے آنسو رواں تھے۔ بڑے بڑے علما، بزرگان دین اور خواص و عوام ہر طبقے کے لوگ موجود تھے۔ وہ کچھ بھی سمجھ نہیں سکے۔ وہ انتظار میں تھے کہ خود علم الھدیٰ سے جواب سنیں۔ علم الھدیٰ ہر سوال کے بعد تھوڑی دیر رکتے اور بڑے آرام و سکون کے ساتھ اپنی روشن آنکھیں مجمع میں گاڑ کر جواب دیتے اور مجمع میں سے درود و سلام اور تکبیر کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔

پورے مکہ میں انہی کا شہرہ تھا اور ہر کسی کی زبان پر انہی کا نام تھا۔ علم الھدیٰ وحدت مسلمین کا مرکز بنا ہوا تھا۔ تمام مسلمان چاہے وہ کسی بھی طبقے یا فرقے سے ہوں اس کے گرد موجود تھے۔ حالانکہ ایسے افراد بھی موجود تھے جو تشیع مظلوم کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتے تھے مگر یہاں نوبت یہ تھی کہ یہی لوگ اس کے غذا اور پانی کا باقی ماندہ حصہ ”سور المومن شفاء“ کہہ کر لے جا رہے تھے۔ علم الھدیٰ تشیع کی حقانیت کے ہزاروں دلیلوں میں سے ایک تھا اور غیر ارادی طور پر لوگوں کو اپنے اجداد طاہرین کی یاد دلا رہا تھا۔

لوگ آئمہ معصومینؑ جیسے کہ امام جوادؑ، امام ہادیؑ اور امام زمانہؑ نے جو بہت کمسنی میں امامت کے منصب پر فائز ہوئے تھے۔ اپنے نور علم سے دنیا جہاں کو منور کیا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی اطلاع سعودی عرب کے شاہی خاندان تک پہنچی۔ انہوں نے علم الھدیٰ کو دعوت دی کہ وہ ان کے محل میں آکر پروگرام کریں۔ علم الھدیٰ نے محل میں پروگرام اجرا کیا اور مکہ کے گورنر امیر نائف بن عبدالعزیز کے ساتھ ملاقات کی۔ خود گورنر اور دوسرے بہت سارے افراد نے سوالات کئے جن کا برمحل اور درست جواب دیا۔

گورنر مکہ بہت متعجب ہوا اور علم الہدیٰ کو اپنے پاس ہی بٹھایا اور بڑے احترام و محبت کا سلوک کیا اور حکم دیا کہ "علم الہدیٰ" کو بہت سارے تحفے دیئے جائیں اور بعد میں علم الہدیٰ سے پوچھا: کیا آپ ان تحفوں سے خوش ہیں؟ تو علم الہدیٰ نے یہ آیت پڑھی: **فما اتانی اللہ خیر مما اتکم**

جو کچھ خدا نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے جو تمہیں دیا ہے۔

اس کے بعد گورنر نے کہا: تم مجھ سے جو چاہو مانگو تو علم الہدیٰ نے جواب دیا:

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

کہہ دیجئے اے رسول! میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر یہ کہ تم میرے قربیٰ سے مودت اختیار کرو۔

یہی سوال انگلینڈ میں مومنوں کی ایک جماعت نے بھی پوچھا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے آپ کو زحمت دی، یہاں بلایا اور آپ تشریف لائے۔ اب آپ بتائیں کہ ہم آپ کی کیا خدمت کریں؟ علم الہدیٰ نے فوراً جواب دیا: **لا اسئلکم علیہ اجراً ان اجری علی اللہ**

میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر میرا خدا دے گا۔

علم الہدیٰ شام میں

شام کی مسجد "ابو النور" میں ہزاروں افراد بے تابی کے ساتھ منتظر تھے کہ شام کے مفتی اعظم شیخ احمد کفتارو نماز جمعہ سے پہلے ایک کم سن بچے علم الہدیٰ سے چند سوالات پوچھیں گے۔ آخر کار علم الہدیٰ پہنچے اور مفتی اعظم کے ساتھ بیٹھ گئے اور بہت سارے کیمرے اس منظر کو ریکارڈ کر رہے تھے۔ مفتی اعظم نے سوال شروع کیے اور علم الہدیٰ کے جواب سن کر حیران رہ گئے اور حاضرین نے داد دی۔

اسی طرح شام کے ٹی وی کے دوسرے چینل سے بھی علم الھدیٰ کا انٹرویو نشر ہوا جہاں انہوں نے نصف گھنٹے تک عربی میں بات چیت کی۔ قرآن مجید کے مکمل حفظ نے علم الھدیٰ کو عربی بولنے میں بڑی مدد کی ہے اور قرآن کی مسلسل تلاوت سے ان کا لہجہ بھی عربی بن گیا ہے۔ یہ بھی قرآن کے ثمرات میں سے ایک ہے۔ شام میں علم الھدیٰ نے بہت ساری محفلوں میں شرکت کی۔ لبنانی شیعہ و سنی علما کی محفل اور شام میں ایرانی سفارت کی محفل میں بھی شرکت کی۔ علم الھدیٰ کے جلسے اس بات کا سبب بنیں کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے افراد اور علما ایک جگہ جمع ہوئے اور ایک دوسرے کے لیے ان کے دلوں میں احترام پیدا ہوا۔

علم الھدیٰ نے پہلی دفعہ ایک انٹرنیشنل کانفرنس جو حقوق انسانی کے عنوان سے بوسنیا میں منعقد ہوئی، شرکت کی۔ اس میں پوری دنیا سے بڑے بڑے علما اور دانشوروں کو دعوت دی گئی تھی۔ ایران سے بھی تین علما علم الھدیٰ کے ساتھ مدعو کئے گئے تھے۔ اس کانفرنس میں بھی آدھ گھنٹے کے لیے علم الھدیٰ نے پروگرام منعقد کیا۔ اس کانفرنس میں بہت پڑھے لکھے لوگ تھے اور جو سوالات علم الھدیٰ سے پوچھے جاتے تھے کچھ کم معیار کے نہیں ہوتے تھے مگر علم الھدیٰ بڑے آرام و سکون کے ساتھ بغیر کسی جھجک کے جواب دیتے رہے۔ علم الھدیٰ بوسنیا میں بھی آفتاب بن کر نکلے۔ بوسنیا کی خصوصی دعوت عزت مآب بگوویچ نے دی تھی۔ ان کے ساتھ ملاقات کے دوران ساری گفتگو قرآنی زبان میں ہوئی اور وہاں کے تمام اخبارات میں اس کا چرچا ہوا۔ بوسنیا کے ٹی وی نے علم الھدیٰ کے بارے میں پروگرام نشر کئے۔ بعض اوقات تو یہ پروگرام ایک گھنٹے کی مدت سے بھی بڑھ گئے۔ ماہ مبارک رمضان کی بابرکت راتوں میں آپ نے یہ پروگرام بوسنیا میں کئے تھے۔ اس چرچے کے بعد علم

سید محمد حسین طباطبائی دنیا کا کمسن Ph.D سند یافتہ حافظ قرآن

کمسن حفاظ قرآن کا گروپ فوٹو (دائیں سے بائیں) محمد صادق وزیری، سید محمد حسین طباطبائی، فاطمہ وزیری اور زہرا وزیری

الھدیٰ کو بوسنیا کے اہل علم کا سب سے بڑا اعزاز "رئیس العلما" ان کے علوم قرآنی پر عبور کی بنا پر ملا۔

علم الھدیٰ نے درندہ صفت سربوں کے مظالم کا شکار علاقوں کا دورہ بھی کیا۔ ایک دفعہ ایک ایسے اجتماعی قبرستان سے گزر رہے تھے تو کسی نے پوچھا: سربوں نے ہم پر یہ ظلم کیوں کیا؟ علم الھدیٰ نے فوراً قرآن کی آیت سے جواب دیا: ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم یمسلون علیکم میلة واحدة

کافروں کی تو یہ خواہش ہے کہ تم لوگ اپنے اموال اور اسلحہ سے غفلت کرو تاکہ وہ لوگ تم پر یورش کریں۔

علم الھدیٰ انگلستان میں

آپ کا انگلستان کا سفر بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ ایک دانشور کا یہ کہنا ہے کہ اگر سینکڑوں مبلغوں کو انگلستان بھیجا جاتا تو اتنی کامیابی نہیں ہوتی جتنی کامیابی علم الھدیٰ کے سفر سے ہوئی ہے۔ ساتھ ہی ایران اسلامی کے مخالف مغرب زدہ گروہوں کے انقلاب اسلامی اور مقدسات اسلامی کی توہین کے لیے وسیع پروپیگنڈے بھی علم الھدیٰ کے عظیم الشان پروگراموں میں کوئی کمی پیدا نہ کر سکے۔

مڈویک یا کام کے دنوں میں جہاں کہیں بھی اور جب بھی علم الھدیٰ کے پروگرام کا اعلان ہوتا۔ لوگ جوق در جوق شامل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی شمولیت کے لیے آتے رہے۔ بعض اوقات تو لوگوں کی تعداد ہزاروں میں ہوتی تھی۔ یہ لوگ اس کم سن عالم کو دیکھنے اور سننے کے لیے چلے آتے تھے۔ علم الھدیٰ نے انگلستان کے چند شہروں میں بہترین پروگرام منعقد کیے اور بعض پروگرام تو ناقابلِ بیان حد تک پرکشش تھے اور ہزاروں کا مجمع وفور شوق سے بے تاب

رہتا تھا۔ جب علم الھدیٰ نے پروگرام پیش کئے تو لوگ حیران و مبہوت ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے۔ ان تمام جلسوں میں علم الھدیٰ نے مسلمان اور عیسائی علما کے سوالات کے جواب دیئے۔

عیسائی طلبہ جو یونیورسٹی اور کالجوں سے متعلق تھے جب دیکھتے کہ ایک کم سن بچہ حافظ قرآن ہے اور بڑے بڑے سوالات کا جواب آسانی سے دے سکتا ہے تو وہ حیران رہ جاتے تھے۔ اور اس وقت زیادہ تعجب ہوتا تھا کہ جب انہیں پتہ چلتا کہ یہ بچہ تو اسلام کے عظیم پیغمبرؐ کی سیرت سے بھی واقف ہے اور جو بھی سوال پوچھو تو اس کا جواب قرآن سے دیتا ہے۔ علم الھدیٰ دراصل اس آیت کو نمایاں کر رہا تھا کہ "ما فرطنا فی الکتاب من شیء"

ہم نے کسی چیز کو کتاب میں درج کئے بغیر نہیں چھوڑا۔

(سورۂ انعام، آیت ۷)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن دلوں کی بہار ہے اور علم کا منبع ہے۔ سچی باتیں اور جامع نصیحت اور اچھے قصے ہیں۔ قرآن ایک ایسی تونگری ہے جس کے بعد فقر چھو نہیں سکتا اور قرآن کو تمام کتابوں پر اسی طرح برتری حاصل ہے جیسے خدا کو اپنے بندوں پر حاصل ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ خدا نے اپنے کلام کے ذریعے اپنے بندوں میں جلوہ فرمایا ہے مگر یہ لوگ بصیرت سے عاری ہیں۔

(حضور اکرمؐ، جامع الاخبار)

خداوند عالم نے قرآن کو کسی خاص قوم یا خاص زمانے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ ہر زمانے کے لیے یہ کتاب جدید ہے یہاں تک کہ قیامت تک ہر قوم کے پاس اپنی تازگی کے ساتھ موجود ہے۔

(امام موسیٰ کاظمؑ)

جس کسی کو بھی اولین و آخرین کا علم چاہیے وہ اُسے قرآن میں تلاش کرے۔

(حضور اکرمؐ)

کوئی چیز ایسی نہیں جس کا علم قرآن میں نہ ہو مگر انسانوں کی عقل اس سے عاجز ہے۔

(امام علیؑ)

ایک صحافی نے نے علم الھدیٰ سے پوچھا: انسان کے خلا کے سفر کے لیے بھی قرآن میں کوئی آیت موجود ہے؟ محمد حسین نے جواب دیا: یا معشر الجن ولانس ان ستطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن

اے گروہ جن وانس اگر تم نکل سکتے ہو تو زمین و آسمان کی حدود سے نکل جاؤ تم نہیں نکل سکتے مگر یہ کہ غلبہ کے ساتھ۔

(سورۂ رحمٰن)

جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ زمین کے مدار سے باہر نکلنے کے لیے بہت زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ راکٹ کی رفتار کو بڑھائے۔ جب علم الھدیٰ سے کشش ثقل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے قرآن کے اس حصے کو پڑھا: اللہ الذی رفع السمٰوات بغیر عمد ترونہا فداوہ

جس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں پر قائم رکھا ہے جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔

(سورۂ رعد، آیت ۲)

جیسے کہ بعض تفاسیر میں مذکور ہے کہ نظر نہ آنے والے ستونوں سے مراد یہی کشش ثقل ہے۔ محمد حسین سے پوچھا گیا: مغرب کی ثقافت کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟ فرمایا: اضاعوا لصلواۃ واتبعوا الشھوات

انہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کی پیروی میں لگے ہیں۔

(سورۂ مریم، آیت ۵۹)

پوچھا گیا کہ امام خمینی کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے۔ جواب میں یہ آیت تلاوت کی: و یصنع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم

آپ نے لوگوں کی گردنوں سے غلامی کا طوق اتروادیا۔

(سورۂ اعراف، آیت ۱۵۷)

علم الھدیٰ سے پوچھا گیا: کیا قرآن میں کوئی ایسی آیت ہے جس میں پانی کے بڑھنے اور زمین کے گھٹنے کا ذکر ہو۔ تو یہ آیت پڑھی: اولم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم آکر زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے ہیں۔

(سورۂ رعد، آیت ۴۱)

انگلستان کے شہر کاونٹری میں حجاز یونیورسٹی نے ساڑھے ۳ گھنٹے تک آپ کا امتحان لیا جس میں بنیادی سوالات اور فروعی طور پر ۳۰ سوالات پوچھے گئے جن میں محمد حسین علم الھدیٰ نے ۱۰۰ / ۹۳ نمبرات حاصل کر کے علوم قرآنی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ جب تک علم الھدیٰ انگلستان میں تھے بہت سارے اخبارات، رسائل اور مجلّات میں نیز ٹی وی کے مختلف چینلز نے آپ سے انٹرویو لیا اور اپنی اہم خبروں کے ساتھ علم الھدیٰ کی خبریں بھی شایع کیں اور ان کے لیے عنوان دیا کہ ''ایک نابغہ جو ایران سے ابھرا''۔

علم الھدیٰ سے پوچھا گیا کہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر کے آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ تو جواب میں کہا: فرحین بما اٰتهم الله

خدا نے جو کچھ اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

آپ سے پوچھا: امتحان سے پہلے آپ کے احساسات کیا تھے اور آپ کیا کر رہے تھے؟ جواب دیا: خدا پر توکل کرتا تھا اور یہ دعا پڑھ رہا تھا: **اللھم انی اسئلك بفاطمة و ابیھا و بعلھا و بنیھا والسرالمستودع فیھا ان توفقنی فی ھذا الامتحان**

پوچھا گیا کہ آپ نے علم کیسے حاصل کیا؟ جواب دیا: **و ان لیس للانسان الا ما سعٰی و ان سعیه سوف یری**

ان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور عنقریب اپنی کوشش کو دیکھے گا۔ ان سے کہا گیا کہ اپنے بارے میں کوئی آیت تلاوت کریں تو کہا: **ذالك مما علمنی ربی**

یہ وہ چیزیں ہیں جسے میرے پروردگار نے مجھے سکھایا ہے۔

(سورۂ یوسف، آیت ۳۷)

پوچھا گیا کہ ہم قرآن مجید کو حفظ کرنے کے لیے کیا کریں؟ کہا: **فاتقو الله ما استطعتم واسمعوا و اطیعوا وانفقوا خیراً لانفسکم**

خدا سے تقویٰ اختیار کرو جہاں تک ہو سکے سنو اور اطاعت کرو اور اس کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لیے بہترین ہے۔

(سورۂ تغابن، آیت ۱۶)

ان سے سوال کیا گیا کہ قرآن کریم کی مہربان ترین آیت کون سی ہے؟ تو کہا: **قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه ھو الغفور الرحیم**

اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تم خدا کی رحمت سے

مایوس نہ ہونا۔ بے شک خدا تمہارے تمام گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ بے شک وہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔

(سورۂ زمر، آیت ۵۳)

اس علمیت کی بنا پر وہ اپنی زندگی میں اپنے ایک ہم عمر لڑکے کے ساتھ ناقابلِ موازنہ ہیں۔ بہت سے شہروں اور ممالک کا سفر کیا ہے۔ بڑی بڑی سیاسی اور مذہبی شخصیتوں کے ساتھ ملاقات کی، ہزاروں کے مجمع میں پروگرام کیے۔ ان کے ہزاروں ہموطنوں نے ان کی تعریف کی۔ ایک سال سے کم عرصے میں تین اعلیٰ ڈگریاں لے لیں۔ مگر وہ بالکل عام سا بچہ ہے۔ جب آپ اسے دیکھیں گے تو اس کے بچپنے کو آسانی سے دیکھ سکیں گے۔ ذرہ برابر غرور و تکبر اس میں نہیں ہے اور آپ کے ساتھ اپنی بچپن کی معصوم ادا کے ساتھ ہی ملاقات کرے گا۔

ایک دن میں چند گھنٹے کھیلتا ہے۔ خصوصاً سائیکل سواری، والی بال، فٹ بال وغیرہ میں دلچسپی رکھتا ہے لیکن جب اس سے کوئی علمی سوال پوچھا جاتا ہے تو فوراً جواب دے گا۔ اس کے علاوہ کبھی علم و دانش کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ دن میں دو گھنٹے تلاوت قرآن پر صرف کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے اوقات کو درسی اور غیر درسی کتب کے مطالعے کے لیے تقسیم کر رکھا ہے اور ہر نماز اول وقت میں پڑھتا ہے۔ ماں باپ سے بہت محبت کرتا ہے اور ان کا احترام کرتا ہے اور بہن بھائیوں کے لیے ایک مہربان بھائی ہے۔ حفظ قرآن کی برکتوں سے علم الھدیٰ تمام کے لیے قابلِ احترام قرار پایا ہے۔ صرف اپنے لیے احترام کا باعث نہیں بلکہ پورے خاندان کے لیے باعث افتخار بن گیا۔ خدا انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

چہ خوش صوتِ قرآن ز نو دلبریان شنیدن

بہ رخت نظارہ کردن و سخن خدا شنیدن

اولین قرآنی گفتگو

دنیا میں سب سے پہلے قرآنی گفتگو خود خداوند عالم اور فرشتوں کے درمیان ہوئی۔ جیسے کہ ارشاد ہوا:

و اذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خليفة

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔

قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها و يسفك الدما و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك

انہوں نے کہا کیا آپ کسی ایسے کو اپنا خلیفہ بنائیں گے جو وہاں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا جبکہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری حمد کے ساتھ تیری تقدیس بجالاتے ہیں۔

قال انی اعلم ما لا تعلمون

کہا میں وہ کچھ جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے۔

خدا اور ابراہیم کے درمیان گفتگو

و اذ قال ابراهيم رب ارنی کيف تحيی الموتٰی

جب ابراہیم نے کہا، میرے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

قال اولم تومن

فرمایا، کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟

قال بلٰی ولکن یطمئن قلبی

کہا کیوں نہیں۔ ایمان رکھتا ہوں لیکن اپنے دل کے اطمینان کے لیے درخواست کی ہے۔

قال فتاخذ اربعة من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علٰی کل جبل منھن جزأ ثم ادعھن یأتینك سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم

فرمایا کہ تم چار پرندے ذبح کر کے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں ملا دو پھر ان میں سے کچھ کو لے کر الگ الگ چار پہاڑیوں پر رکھو۔ اس کے بعد اگر ان میں سے ایک ایک کا نام لے کر پکارو تو یہ پرندے تیری طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ یقین رکھو کہ خداوند عالم جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

حضرت موسیٰ اور خدا کی گفتگو

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ اور خداوند عالم کی اکثر گفتگو کا تذکرہ موجود ہے

فلما اتٰھا نودی یا موسیٰ انی انا ربك فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طویٰ و انا اخترتك فاستمع لما یوحٰی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی و اقم الصلٰوة لذکری

جب وہ (درخت) کے پاس پہنچا تو ہم نے آواز دی، اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں۔ پس تم اپنے جوتے اتارو بے شک تم بڑی مقدس وادی میں ہو۔ میں نے تمہیں منتخب کیا ہے تاکہ میری وحی تم پر آئے۔ پس سنو میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد قائم رکھنے کے لیے نماز قائم کر۔

(سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱ تا ۱۴)

وما تلك بیمینك یا موسٰی

اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

قال هي عصاى اتواكو عليها و اهش على غنمي ولي فيها مآرب اخرىٰ

یہ میرا عصا ہے۔ میں اس کا سہارا لیتا ہوں اور اپنے مویشیوں کو ہانکتا ہوں اور میرے لیے اس سے کچھ دوسرے فائدے بھی ہیں۔

حضرت زہراؑ کی کنیز حضرت فضہؓ کی گفتگو

ابوالقاسم قشیری نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت زہراؑ کی کنیز حضرت فضہ حج کے قافلے سے بچھڑ گئی اور صحرا میں بھٹک گئیں۔ ایک شخص جس کا نام عبداللہ بن مبارک تھا وہ بھی اپنے قافلے سے پیچھے رہ گیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے صحرا میں ایک خاتون کو اکیلے دیکھا۔ میں اونٹ پر سوار تھا۔ ان کے قریب گیا تو میں نے جو کچھ پوچھا، انہوں نے اس کا جواب قرآن سے دیا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا: و قيل سلام فسوف تعلمون

سلام کہا جائے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

(سورۂ زخرف، آیت ۸۹)

عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا: آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ جواب دیا: من يهد الله فماله من مضل

جس کو ہدایت خدا کرتا ہے اسے کوئی بھٹکا نہیں سکتا۔

(سورۂ زمر، آیت ۳۷)

عبداللہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ راستہ بھٹک گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ انسان ہیں یا جنوں میں سے ہیں؟ جواب دیا: يا بني آدم خذوا زينتكم

اے بنی آدم اپنی زینت اٹھا دو۔

(سورۂ اعراف، ۳۱)

میں سمجھ گیا کہ انسان ہیں۔ پوچھا: آپ کہاں سے آئی ہیں؟ جواب دیا: من مکان بعید

یہیں دور جگہ ہے۔

(سورۂ فصلت، آیت ۴۴)

میں سمجھ گیا کہ دور کسی جگہ سے آئی ہیں۔ پوچھا: آپ کہاں جارہی ہیں؟ جواب دیا: و للہ علی الناس حج البیت

خداوند عالم نے لوگوں پر حج بیت اللہ واجب کیا ہے۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۹۷)

میں سمجھ گیا کہ حج کرنے جارہی ہیں۔ میں نے پوچھا آپ قافلے سے کب بچھڑ گئیں؟ جواب دیا: و لقد خلقنا السموات والارض فی ستة ایام

ہم نے زمینوں اور آسمانوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے۔

(سورۂ ق، آیت ۳۸)

میں سمجھ گیا کہ قافلے سے بچھڑے ہوئے چھ دن ہو چکے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کھانا کھائیں گی؟ جواب دیا: وما جعلنا هم جسداً یأکلون الطعام

ہم نے کوئی اجسام ایسے نہیں بنائے ہیں جو غذا نہیں کھاتے ہوں۔

(سورۂ انبیاء، آیت ۸)

میں سمجھ گیا کہ کھانا کھانا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا: جلدی جلدی چلیں۔ تو کہا: لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها

خدا نے کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۸۶)

میں سمجھ گیا کہ تھک گئی ہیں اور تیز نہیں چل سکتیں۔ میں نے کہا: اونٹ پر میرے پیچھے بیٹھ جائیں۔ جواب دیا: لو كان الهة الا الله لفسدتا

اگر خدائے واحد کے علاوہ دو خدا ہوتے تو فساد پیدا ہو جاتا۔

(سورۂ انبیا، آیت ۲۲)

میں سمجھ گیا کہ میرے ساتھ اونٹ پر بیٹھنے سے شرما رہی ہیں۔ عبداللہ کہتا ہے کہ میں سواری سے اترا اور انہیں اونٹ پر سوار کیا۔ جب آپ اونٹ پر سوار ہوئیں تو کہا: سبحان الذی سخر لنا هذا

پاک و منزہ ہے وہ اللہ جس نے یہ سواری ہمارے تابع کی ہے۔

(سورۂ زخرف، آیت ۱۳)

جب ہم ان کے قافلے کے قریب پہنچے تو میں نے کہا: آپ کے عزیزوں میں سے کوئی قافلے میں موجود ہے؟ جواب دیا: یا داوود انا جعلناك خليفة فى الارض

اے داوود ہم نے تمہیں زمین پر اپنا نائب بنایا ہے۔

(سورۂ ص، آیت ۲۶)

وما محمد الا رسول

حضرت محمد سوائے رسول کے کچھ نہیں۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۴)

یا یحیی خذا الکتاب بقوۃ

اے یحییٰ کتاب کو قوت کے ساتھ لے لے۔

(سورۂ مریم، آیت ۱۲)

یا موسیٰ انی انا الله

اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں۔ (سورۂ قصص، آیت ۳۰)

عبد اللہ بن مبارک کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ داوود، محمد، یحیٰ، موسیٰ نام کے افراد اس کے متعلقین میں سے ہیں۔ میں نے ان کے نام لے کر پکارا تو چار نوجوان اس عورت کی طرف آئے۔ میں نے پوچھا: یہ لوگ آپ کے کیا لگتے ہیں؟ جواب دیا:

المال والبتون زینة فی الحیاة الدنیا

مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔

(سورۂ کہف، آیت ۴۶)

اسی دوران اس عورت نے کہا: **یابت استاجرہ ان خیرا من ستاجرت القوی الامین**

انہیں اجرت پر رکھو کیونکہ اجرت پر رکھنے کے لیے بہترین وہ لوگ ہیں جو طاقتور اور امانت دار ہیں۔

(سورۂ قصص، آیت ۲۶)

میں سمجھ گیا کہ آپ اپنے بیٹوں سے کہہ رہی تھیں کہ وہ مجھے کچھ اجرت پیش کریں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے مجھے کچھ رقم دی۔ اس خاتون نے کہا: **واللہ یضاعف لمن یشآء**

خدا جسے چاہتا ہے اس کے اجر میں کئی گنا اضافہ کرتا ہے۔

(سورۂ بقرہ)

میں سمجھ گیا کہ وہ انہیں کہہ رہی ہیں کہ اس میں کچھ اضافہ کریں۔ انہوں نے مجھے دی ہوئی رقم میں اضافہ کیا تو میں نے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ خاتون ہماری والدہ حضرت فضہؓ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز ہیں۔ بیس سال سے یہ صرف قرآن کی زبانی بات کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کی

(بحار، ج ۴۳، ص ۸۶، ۸۷)

حضرت حرہ اور ولایت کا دفاع

حضرت حرہ جو حضرت حلیمہ سعدیہ کی بیٹی اور حضور اکرمؐ کی رضاعی بہن تھیں۔ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے دوستداروں میں سے تھیں۔ حجاج بن یوسف ثقفی کے ساتھ ان کا ایک یادگار مناظرہ تاریخ میں ملتا ہے۔ جس میں انہوں نے بات بات پر مکمل آیات قرآنی کا حوالہ دیا ہے۔

جب آپ حجاج بن یوسف کے پاس پہنچیں تو حجاج نے پوچھا: کیا تم (حرہ) حلیمہ سعدیہ کی بیٹی ہو؟

حرہ نے کہا: غیر مومن سے اتنی فراست؟

حجاج: خدا نے آج تجھے یہاں پہنچایا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کو بعض اصحاب سے برتر سمجھتی ہو؟

حرہ: انہوں نے جھوٹ کہا ہے کہ میں علیؑ کو صرف ان حضرات سے برتر سمجھتی ہوں۔

حجاج: پھر دوسرے کن افراد سے علیؑ کو برتر سمجھتی ہو؟

حرہ: آدمؑ، نوحؑ، لوطؑ، ابراہیمؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، اور عیسیٰؑ ابن مریم سے بھی علیؑ کو برتر جانتی ہوں۔

حجاج: افسوس ہو تم پر۔ تم علیؑ کو بڑے بڑے صحابہ اور سات عظیم انبیا سے بھی برتر سمجھتی ہو۔ اگر تم قرآن سے دلیل پیش نہیں کرو گی تو تمہارا سر قلم کرادوں گا۔

حرہ: خداوند عالم نے اپنے قرآن میں علیؑ کو ان انبیا سے برتر بتایا ہے۔ میں اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتی۔ خداوند عالم نے حضرت آدم کے بارے میں فرمایا:

وعصی ادم ربه فغوىٰ

اور آدم نے نافرمانی کی اور بہک گئے۔

(سورۂ طہٰ، آیات ۲۲)

اور علیؑ کے بارے میں فرمایا: و کان سعیکم مشکورا

(سورۂ دہر، آیت ۴۴)

(تفسیر مجمع البیان تمام شیعہ و سنی مفسرین کے نزدیک یہ آیت حضرات پنجتن کے بارے میں نازل ہوئی ہے)

حجاج: ایک دلیل ثابت ہوئی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم علیؑ کو کس دلیل کی بنا پر نوحؑ اور لوطؑ پر ترجیح دیتی ہو؟

حرہ: خداوند عالم نے ان دو نبیوں کے بارے میں قرآن میں فرمایا: ضرب اللہ مثلا اللذین کفروا امراۃ نوح وامراۃ لوطٍ کانتا تحت عبدین من عبادنا فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا و قیلا ادخلا النار مع اداخلین

خداوند عالم نے کافروں کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال دی۔ وہ دونوں ہمارے صالح بندوں میں سے دو بندوں کی گھر میں تھیں۔ سوان دونوں نے ان کی خیانت کی تو اللہ کے آگے ان دونوں کے کچھ کام نہ آیا اور کہا گیا کہ تم دونوں جہنم میں داخل ہو جاؤ، دوسرے داخل ہونے والوں کے ساتھ۔

(سورۂ تحریم، آیت ۱۰)

لیکن علیؑ کی زوجہ فاطمہ زہراؑ ہیں جس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور فاطمہ کے ناراض ہونے پر خدا ناراض ہو جاتا ہے۔

حجاج: آفرین ہو۔ یہ دلیل بھی مل گئی لیکن یہ تو بتاؤ کہ کس دلیل کی بنا پر علیؑ کو ابراہیمؑ سے برتر سمجھتی ہو؟

حرہ: خداوند عالم فرماتا ہے: و اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحیی الموتٰی قال او لم تومن قال بلٰی و لکن لتطمئن قلبی

تب ابراہیم نے اپنے پروردگار سے کہا: میرے پالنے والے مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ کہا: کیا تمہیں اس پر ایمان نہیں۔ جواب دیا: کیوں نہیں بلکہ میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۰)

لیکن میرے مولا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: **لو کشف الغطآء ما اذددت یقینا**

اگر تمام پردے ہٹا دیئے جائیں تو بھی میرے یقین میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور یہ بات نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی نے کہی ہے۔

حجاج: ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ کس دلیل کی بنا پر علیؑ کو موسیٰؑ سے مقدم جانتی ہو؟

حرہ: خداوند عالم فرماتا ہے: **فخرج منھا خائفاً یترقب**

موسیٰ مصر سے ڈرتے ہوئے پریشان ہو کر نکلے۔

(سورۂ قصص، آیت ۲۱)

لیکن ابو طالبؑ کے فرزند نے لیلۃ المبیت کو پیغمبر اکرمؐ کے بستر پر بلا خوف و ہراس سو کر رسول کی حفاظت کی اور خداوند عالم نے آپؑ کے حق میں یہ آیت نازل کی: **و من الناس من یشری نفسه ابتغآء مرضات الله**

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی جانوں کو صرف خدا کی خوشنودی کے بدلے بیچ دیتے ہیں۔

(سورۂ بقرہ)

حجاج: حرہ آفرین ہو۔ یہ بھی تم نے دلیل سے ثابت کیا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تم علیؑ کو داؤدؑ اور سلیمانؑ سے برتر کیسے سمجھتی ہو؟

حرہ: میں نہیں کہتی بلکہ خداوند عالم نے اپنی کتاب میں ان سے برتر قرار دیا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: یا داوود انا جعلناك خليفة فى الارض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع الهوىٰ فيضلك عن سبيل الله

اے داوودؑ ہم نے تمہیں روئے زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔ پس تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرنا اور خواہشات کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے خدا کی راہ سے گمراہ کریں۔

حجاج: اس آیت میں داوودؑ کے کون سے فیصلے کے بارے میں ارشارہ کیا گیا ہے

حرہ: ایک شخص کا انگوروں کا باغ تھا اور ایک دوسرے شخص کی بھیڑیں تھیں۔ اس کی بھیڑیں انگوروں کے باغ میں گئیں اور وہاں کی انگور کھالیں۔ یہ دونوں افراد حضرت داوودؑ کے پاس آئے تاکہ آپ فیصلہ کریں۔ آپ نے فیصلہ سنایا کہ بھیڑیں فروخت کی جائیں تاکہ باغ کی دوبارہ تعمیر کر کے اسے سابقہ حالت میں لایا جائے۔ یہ فیصلہ سن کر داوود کے بیٹے سلیمان نے کہا: بابا ایسا کیوں نہیں کرتے کہ بھیڑوں کا دودھ باغ کے مالک کو دیا جائے تاکہ اسے فروخت کر کے باغ کی تعمیر میں استعمال کرے جیسے کہ خداوند عالم نے کہا ہے: ففهمنٰها سليمان .

سلیمان نے انہیں سمجھا دیا۔

(سورۂ انبیا، آیت ۷۹)

لیکن حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: مجھ سے پوچھو عرش کے اوپر کیا ہے؟ مجھ سے پوچھو زمین کے نیچے کیا ہے؟ سلونی قبل ان تفقدونی مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے چلا جاؤں۔ نیز خیبر کی فتح کے دن بھی جب علیؑ حضور اکرمؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے حاضرین سے فرمایا: تم میں سے سب سے بڑا عالم، سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

سید محمد حسین طباطبائی (علم الہدیٰ) دنیا کا کمسن حافظ قرآن

(دائیں سے بائیں) محمد حسین طباطبائی علم الهدیٰ کے والد گرامی، محمد حسین طباطبائی، صادق وزیری، فاطمہ وزیری، زہرا وزیری اور جناب حرمت علی وزیری

حجاج : آفرین ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ کس دلیل کی بنا پر تم علیؑ کو سلیمانؑ سے برتر جانتی ہو؟

حرہ : سلیمانؑ نے خدا سے سوال کیا : **رب هب لی ملكاً لا ینبغی لاحد من بعدی**

خداوندا مجھے ایک ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی اور کو نصیب نہ ہو۔

(سورۂ ص، آیت ۳۵)

مگر میرے مولا نے کہا : اے دنیا میں نے تجھے طلاق بائن دی ہے اور اب تیری طرف رجوع ناممکن ہے اور نہ ہی مجھے تیری ضرورت ہے۔ یہ دیکھ کر خداوندعالم نے یہ آیت نازل فرمائی : **تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا .**

ہم نے آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو روئے زمین پر نہ تو فساد پھیلاتے ہیں اور نہ ہی برتری چاہتے ہیں۔

(سورۂ قصص، آیت ۸۳)

حجاج : آفرین۔ یہ بھی بتائیں کہ علیؑ کو حضرت عیسیٰؑ سے کیسے افضل سمجھتی ہو؟

حرہ : خداوند عالم نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں فرمایا : **اذ قال الله یا عیسٰی بن مریم أنت قلت للناس اتخذونی و امی الٰهین من دون الله قال سبحٰنك ما یكون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان كنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت العلام الغیوب ما قلت لهم الا ما امرتنی به .**

اس وقت کو یاد کرو جب خداوندعالم نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا : اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا ہے کہ خدا کے علاوہ اور دو خدا میں اور میری والدہ کو

حجاج : آفرین ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ کس دلیل کی بنا پر تم علیؑ کو سلیمانؑ سے برتر جانتی ہو ؟

حرہ : سلیمانؑ نے خدا سے سوال کیا : **رب هب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی**

خداوندا مجھے ایک۔ ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی اور کو نصیب نہ ہو۔
(سورۂ ص، آیت ۳۵)

مگر میرے مولا نے کہا : اے دنیا میں نے تجھے طلاق بائن دی ہے اور اب تیری طرف رجوع ناممکن ہے اور نہ ہی مجھے تیری ضرورت ہے۔ یہ دیکھ کر خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی : **تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا .**

ہم نے آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو روئے زمین پر نہ تو فساد پھیلاتے ہیں اور نہ ہی برتری چاہتے ہیں۔
(سورۂ قصص، آیت ۸۳)

حجاج : آفرین۔ یہ بھی بتائیں کہ علیؑ کو حضرت عیسیٰؑ سے کیسے افضل سمجھتی ہو ؟

حرہ : خداوند عالم نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں فرمایا : **اذ قال الله یا عیسٰی بن مریم أنت قلت للناس اتخذونی و امی الٰهین من دون الله قال سبحٰنك ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت العلام الغیوب ما قلت لهم الا ما امرتنی به .**

اس وقت کو یاد کرو جب خداوند عالم نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا : اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا ہے کہ خدا کے علاوہ اور دو خدا میں اور میری والدہ کو

مانیں۔ انہوں نے کہا، خداوندا تو منزہ ہے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ اپنے بارے میں وہ بات کہوں جو حق نہیں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اسے تو بخوبی جانتا ہے اور تو ہی میرے رازوں سے واقف ہے۔ جبکہ میں تیرے اسرار سے آگاہ نہیں۔ تو ہی ہے جو تمام جہان والوں کے اسرار سے آگاہ ہے۔ میں نے انہیں صرف وہی کہا ہے جس کا تو نے مجھے حکم فرمایا تھا۔

(سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۶، ۱۱۷)

حضرت عیسیٰؑ نے ان لوگوں کا فیصلہ قیامت تک کے لیے چھوڑ دیا جنہوں نے انہیں خدا کہا تھا۔ لیکن علیؑ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کے بارے میں غلو کرتے ہوئے خدا کہا تھا خود مقدمہ چلا کر قتل کیا۔ علیؑ کے وہ فضائل ہیں جن کا قیاس دوسروں سے نہیں کیا جاسکتا۔

حجاج: تم نے اچھی دلیلیں دیں ورنہ میں تمہیں سزا دیتا۔ اس کے ساتھ ہی حرہ کی بڑی تکریم کرتے ہوئے انہیں تحفے تحائف دے کر رخصت کیا۔

خود کو بھلا دینا

امیر اسماعیل گیلکی کا ایک لے پالک بیٹا تھا۔ ایک دفعہ چیچک کی بیماری میں مبتلا ہوا اور اس بیماری کے نتیجے میں اس کا سارا حسن غارت ہو گیا۔ ایک دفعہ وہ امیر اسماعیل کے سامنے کھڑا تھا جبکہ امیر کے ساتھ قاضی ابو منصور بھی بیٹھا ہوا تھا جو بد صورت ہونے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا تھا۔ باتوں باتوں میں امیر اسماعیل نے تعجب کیا کہ اس کے بیٹے کے حسن کو یکایک کیا ہوا؟

قاضی ابو منصور نے فوراً آیت پڑھی: لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین

ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا اور اس کے بعد اسے پست ترین پستی کی طرف لوٹا دیا۔

(سورۂ تین، آیت ۴، ۵)

لڑکا یہ سب کچھ سن رہا تھا فوراً ہی کہہ دیا: **و ضرب لنا مثلاً و نسی خلقه**

یہ ہمارے لیے تو مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی صورت بھول گیا ہے۔

(سورۂ یٰسین، آیت ۷۸)

قاضی بہت شرمندہ ہوئے اور دوسرے حاضرین لڑکے کی ذہانت پر متعجب ہوئے۔

(بشارت، سال دوم، شمارہ ۵)

بہلول قرآن سے جواب دیتا ہے

ایک دفعہ عباسی پانچویں خلیفہ ہارون الرشید نے بہلول کو اپنے ہاں بلایا۔ جب بہلول پہنچا تو اس نے پوچھا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟

بہلول: ہاں! تم وہ شخص ہو کہ اگر روئے زمین کے مشرق میں کوئی ظلم ہو جائے تو تمہارے نام لکھا جائے گا اور اس بارے میں تجھ سے پوچھا جائے گا۔

ہارون کا دل دہل گیا اور چند لمحے بعد یوں پوچھا: میرے کردار اور سلوک کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

بہلول: قرآن خدا کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے۔ اپنی روش اور کردار کو اس کے میزان میں پرکھو اور اس سے مطابقت کر کے دیکھو۔ قرآن کہتا ہے: **ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم**

نیکوکار جنت کی نعمات سے بہرہ ور ہوں گے اور فاسق و فاجر جہنم رسید ہوں گے۔

(سورۂ انفطار، آیت ۱۴، ۱۵)

اگر تیرا کردار درست ہے تو تمہارا انجام بھی درست ہے اور اگر تیرا کردار درست نہیں ہے تو بہت برا انجام ہو گا۔

ہارون : لیکن ہمارے یہ سارے نیک کام کہاں ہیں ؟

بہلول : **انما یتقبل اللہ من المتقین**

خدا متقین کے عمل کو قبول کرتا ہے۔

(سورۂ مائدہ، آیت ۲۷)

ہارون : پس خدا کی رحمت کہاں ہے اور کیا ہو گی ؟

بہلول : **ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین**

بے شک خدا کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔

(سورۂ اعراف، آیت ۵۴)

ہارون : تو رسول اللہؐ کے ساتھ ہماری قرابت کیا ہوئی ؟

بہلول : قیامت کے دن عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ کہ قرابتداری کے بارے میں۔ **فاذا انفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون**

جب محشر کے دن صور پھونکا جائے گا تو اس دن کوئی رشتے داری نہیں ہو گی اور نہ ہی اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(سورۂ مومن، آیت ۱۰۱)

ہارون : پھر حضور اکرمؐ کی شفاعت کہاں ہے ؟

بہلول : رسول اکرمؐ کی شفاعت خدا کی اجازت پر منحصر ہے۔ ارشاد ہوا :

یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن له الرحمٰن و رضی له قولا

اس دن کوئی کسی کی شفاعت نہیں کر سکے گا مگر جسے رحمٰن پروردگار اجازت دے اور اس کی باتوں سے راضی ہو۔

ہارون: بتاؤ تمہاری کوئی ضرورت ہو تو پوری کروں۔

بہلول: میری مغفرت کر کے مجھے بہشت والوں میں قرار دو۔

ہارون: ایسی کوئی حاجت پوری کرنا میرے بس سے باہر ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ تم قرض دار ہو چکے ہو۔ اجازت دو تو تمہارے قرضے ادا کروں۔

بہلول: اگر تم سچ کہتے ہو تو لوگوں کے اموال انہیں واپس کرو۔ تم خود مجھ سے زیادہ مقروض ہو۔ اس قدر مقروض ہونے کے باوجود میرے قرضے کیا ادا کرو گے۔

ہارون: کیا میں حکم دوں کہ تمہارے لیے روزانہ کے اخراجات ہمیشہ کے لیے دے دیئے جائیں؟

بہلول: ہارون میں اور تم دونوں خدا کے بندے ہیں جس نے تیری ضروریات اور معاش کو فراہم کیا ہے وہ مجھے بھی نہیں بھولے گا۔

(سرگزشتھائے تلخ و شیریں قرآن)

حاضر جوابی

اصمعی کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ بغداد کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک دکان پر میں نے قسم قسم کے میوے اور پھل دیکھے۔ ساتھ ہی موٹے تازے مرغ صاف کر کے منظم رکھے ہوئے تھے۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا۔ اچانک ایک خوبصورت عورت بھی دکان میں داخل ہوئی تو میں نے کہا: "و فاكهة مما يتخيرون و لحم طير مما يشتهون و حور عين كامثال الولؤ المكنون"۔

اور پھل ہیں جن سے اپنی پسند کے مطابق لئے جائیں گے اور پرندوں کا گوشت جنہیں ضرورت ہو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے چھپے ہوئے موتی ہوں۔

(سورۂ واقعہ، آیت ۲۰-۲۴)

اس عورت نے فوراً جواب دیا: ”جزآء بما کانو یعملون“

یہ ان کے لیے بدلہ ہے جو نیک عمل بجالاتے ہیں۔

(سورۂ واقعہ، آیت ۲۴)

اینٹ کا جواب پتھر سے

بغداد میں ایک لڑکی حمام سے نہا کر نکلی تھی کہ ایک نوجوان نے اسے دیکھا اور فریفتہ ہو گیا اور اسے سنانے کے لیے یہ آیت پڑھی: زیناھا للناظرین

اسے دیکھنے والوں کے لیے خوبصورت بنا کر پیش کیا۔

(سورۂ حجر، آیت ۱۷)

لڑکی نے فوراً یہ آیت پڑھی: و حفظنٰھا من کل شیطٰن الرجیم

اور اسے ہر دھتکارے ہوئے شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔

(سورۂ حجر، ایت ۱۶)

نوجوان نے یہ آیت پڑھی: نرید ان ناکل منھا و تطمئن قلوبنا

ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل کو سکون ملے۔

(سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۳)

لڑکی نے فوراً آیت پڑھی: لن تنالو البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون

تم نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جبتک کہ اپنا پسندیدہ مال اس پر خرچ نہ کرو (یعنی نکاح اور مہر کے بغیر تم اسے نہیں چھو سکتے)۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۹۲)

یہ سن کر نوجوان نے یہ آیت پڑھی: والذین لا یجدون نکاحاً

اور جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کیا کریں۔

(سورۂ نور، آیت ۳۳)

تو لڑکی نے جواب دیا: اولٰئك عنھا مبعدون

ایسے لوگوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

(سورۂ انبیاء، آیت ۱۰۱)

لڑکے نے جب دیکھا کہ لڑکی ترکی بہ ترکی جواب دے رہی ہے تو غصے سے کہا: **و ان عليك لعنتى الى يوم الدين**

یعنی انگور کھٹے ہیں کے مصداق کہا کہ میری طرف سے تم پر لعنت ہو۔

(سورۂ حجر، آیت ۳۵)

لڑکی نے فوراً جواب دیا: **للذكر مثل حظ الانثيين**

مذکر کے لیے مونث کی نسبت دوگنا حصہ ہے۔ یعنی تم پر دگنی لعنت ہو۔

(سورۂ نساء، آیت ۱۱)

لڑکا لاجواب ہو کر چل پڑا۔

وحی سے پہلے تلاوت قرآن

کسی عید کے دن ایک دیوانے نے یہ کہنا شروع کیا: **يا ايها الناس انى رسول الله اليكم**

اے لوگوں میں اللہ کی طرف سے تمہارے لیے رسول بھیجا گیا ہوں۔

(سورۂ اعراف، آیت ۱۵۸)

بہلول نے زور سے ایک تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا اور کہا: **لا تعجل بالقرآن من قبل ان يقضى اليك من وحيه**

یعنی وحی آنے سے پہلے تم قرآن پڑھنے میں جلدی مت کرو۔

(سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

خطوط میں قرآنی آیتیں

﴿۱﴾

خلیفہ منصور عباسی نے سلیمان بن راشد کو موصل کی گورنری دے دی اور ایک ہزار عجمی لشکر کے ساتھ موصل روانہ کیا اور کہا: میں تیرے ساتھ ایک ہزار شیطانوں کو بھیج رہا ہوں تاکہ ان کے ذریعے تم لوگوں کو ذلیل و گمراہ کر سکو۔ موصل کے قریب پہنچ کر عجمی لشکر نے بغاوت کی اور منتشر ہو گئے۔ یہ اطلاع منصور کو ملی تو انہوں نے سلیمان کو خط لکھا اور یہ بھی لکھا: اکفرت النعمة یا سلیمان؟

اے سلیمان تم نے نعمت کا کفران کیا۔

سلیمان نے واپس خط میں لکھا: وما کفر سلیمان ولا کن الشیاطین کفروا

یعنی سلیمان کافر نہیں ہوا بلکہ شیاطین کافر ہو گئے۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۲)

منصور خط پڑھ کر ہنسا اور سلیمان کو معاف کیا۔

(نزھۃ الخواطر، ص ۲۳۰)

﴿۲﴾

ایک قیدی نے جیلر کو اپنے خط میں لکھا کہ ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب

اپنے مالک سے کہو کہ وہ ہم پر ایک دن عذاب میں کمی کرے۔

(سورۂ غافر، آیت ۴۹)

جیلر نے اس قیدی کو لکھا: ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع

ظالموں کے لیے نہ رشتے داری اور نہ سفارش کام آسکتی ہے۔

(سورۂ غافر، آیت ۱۸)

(۳)

کسی بزرگ نے عباد بن صاحب کو خط لکھا کہ وہ کسی ایسے ظالم کے لیے سفارش کرے جسے قتل کی سزا ہوئی تھی اور قتل بھی اس طرح کہ اسے بار بار پانی میں ڈبویا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ جب عباد بن صاحب کو خط ملا تو اس کے جواب میں یہ رقعہ لکھ بھیجا: **ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون**

ظالموں کی نجات کے لیے مجھ سے بات مت کرو۔ بے شک وہ غرق ہونے والے ہیں۔

(سورۂ ہود، آیت ۳۷)

(مجلہ بشارت، سال دوم، شمارہ ۵)

(۴)

اسکافی سامانیوں کے دور میں نوح بن منصور کے خط و کتابت کا مسئول تھا۔ جب انہوں نے اس کی قدر نہ جانی تو بخارا چھوڑ کر الپتگین کے پاس چلا گیا۔ الپتگین نے اسے بڑی عزت دی اور مقام دیا۔ کچھ عرصے کے بعد نوح بن منصور اور الپتگین کے درمیان ناچاقی ہو گئی۔ بات آگے بڑھی اور نوح بن منصور نے ایک آتشیں خط لکھا۔ الپتگین کو لکھا خط گویا پورا دھمکیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس خط کے راوی نظامی عروضی کے مطابق "آؤں، پکڑوں اور ماروں" والی بات تھی۔ جب یہ خط الپتگین کو ملا تو بڑا غمگین ہوا کہ نوح اس قدر آپے سے باہر کیوں ہو رہا ہے اور اس قدر گیدڑ بھبکیاں دی ہیں۔ اس کے بعد خط اسکافی کو دے کر کہا کہ اس کا جواب لکھیں۔ اسکافی نے اپنی فراست سے موقع و محل کے مطابق قرآن کریم کی ایک آیت نوح بن منصور کے اسی

خط کے پیچھے لکھ کر بھیج دیا۔

اس نے نوح کے خط کے جواب میں لکھا : بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نوح قدجادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین

اے نوح! تو نے ہمارے ساتھ بڑا جھگڑا کیا۔ جھگڑا حد سے بڑھ گیا۔ پس تم نے جو کچھ کہا ہے فوراً کر کے دکھاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو۔

(سورۂ ہود، آیت ۳۲)

(جہاد مکالہ عروضی عرقندی، ص ۱۳-۱۵)

قرآن سے ثبوت

(طفیلی اور بادشاہ)

ایک دفعہ ایک طفیلی نے چند لوگوں کو دیکھا جو آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہیں جارہے ہیں۔ اسے یقین ہوا کہ ہو نہ ہو یہ لوگ کسی طعام یا دعوت کے سلسلے میں جارہے ہیں، لہٰذا ان کے پیچھے ہو گیا۔ راستے میں اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ شعرا ہیں اور بادشاہ کے محل کی طرف جارہے ہیں تاکہ وہاں جاکر اپنا کلام سنائیں گے۔ یہ یقین ہوا تو وہ ان سے الگ نہیں ہوا بلکہ ان کے ساتھ بادشاہ کے محل میں پہنچا۔

مشاعرہ شروع ہوا اور ہر شاعر نے اپنا اپنا کلام سنایا اور آخر میں نوبت طفیلی کی آگئی۔ بادشاہ نے اس سے کہا : تم بھی اپنا کلام سناؤ۔ اس نے جواب دیا : میں شاعر نہیں ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا : پھر تم کون ہو؟ اس نے کہا : میں "غاوی" ہوں۔ وہی جن کے بارے میں خداوند عالم نے قرآن میں فرمایا : والشعرآء یتبعھم الغاوون

گمراہ لوگ شاعروں کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

(سورۂ شعرا، آیت ۲۲۴)

بادشاہ بہت ہنسا اور اسے انعام سے نوازا۔ (بینات، شمارہ ۴، سوال سوئم)

﴿۲﴾

کسی نے شعبی سے ایک سوال پوچھا تو اس نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ یہ سن کر کسی نے کہا: "نہیں جانتا" کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی؟ اس نے جواب دیا: یہ کہتے ہوئے فرشتوں کو بھی شرم نہیں آئی۔ میں کیوں شرماؤں۔ جیسے کہ انہوں نے کہا: سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا

تیری ذات منزہ ہے۔ ہم وہی جانتے ہیں جو کچھ تو نے سکھایا۔ اس کے علاوہ کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۳۲)

﴿۳﴾

ایک دفعہ صعصعہ بن صوحان سے پوچھا گیا: کہاں سے آتے ہو؟ جواب دیا:
فج عمیق
یعنی بڑی دور سے۔

(سورۂ حج، آیت ۲۷)

پوچھا گیا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ کہا: بیت العتیق۔
یعنی بیت اللہ کا ارادہ ہے۔

(سورۂ حج، آیت ۲)

﴿۴﴾

ایک دفعہ حضرت علیؑ سے کسی یہودی نے کہا کہ تم مسلمانوں کو کیا ہوا کہ ابھی تمہارے پیغمبر کی وفات کو ۲۵ سال ہوئے ہیں اور تم آپس میں خونریزی کرنے لگے۔
حضرت علیؑ نے جواب دیا: اور تم یہودی وہ لوگ ہو جنہوں نے اسی وقت جب دریائے نیل سے نکل کر تمہارے پاؤں خشک بھی نہیں ہوئے تھے، موسیٰ سے کہا: یا

موسیٰ اجعل لنا الٰھا کما لھم الھة

اے موسیٰ جس طرح دوسرے لوگوں کے خدا (بت) ہیں اسی طرح ہمارے لیے بھی خدا بناؤ۔

(سورۂ اعراف، آیت ۱۳۸)

﴿۵﴾

ایک دن ابو العینا نے صاعد بن مخلد سے کہا: اے وزیر کیا تم رسول اکرمؐ سے بھی برتر ہو؟ اس نے جواب دیا: افسوس ہو تم پر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابو العینا نے کہا: کیونکہ خداوند عالم نے ان کی اس عظمت اور شان و شوکت کے باوجود کہا: **لو کنت فظاً غلیظ القلب لا نفضوا من حولك**

یعنی اے حبیب اگر تم سنگدل اور تند خو ہوتے تو لوگ تمہارے گرد سے منتشر ہو جاتے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تم اتنے سنگدل اور تند خو ہو مگر اس کے باوجود ہم تیرے اردگرد سے منتشر نہیں ہوتے ہیں۔

(معدن الجواہر و نزہۃ الخواطر، ج ۲، ص ۲۳۰)

﴿۶﴾

ایک دن منصور عباسی منبر پر بیٹھا تقریر کر رہا تھا۔ ایک مکھی اس کی ناک پر بیٹھی۔ منصور نے اسے ہٹایا (جبکہ خلفا کے لیے منبر پر کسی حرکت کا کرنا مناسب نہیں سمجھا جاتا تھا)۔ مکھی وہاں سے اڑ کر آنکھ پر جا بیٹھی۔ وہاں سے اڑایا۔ چہرے پر ایک جگہ سے دوسری جگہ بیٹھ گئی۔ یہاں تک کہ منصور کو غصہ آیا اور ہاتھ سے مسل کر مکھی کو مار دیا۔ جب منبر سے نیچے اترا تو عمرو بن عبید سے پوچھا: خدا نے مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ عمرو نے بے ساختہ جواب دیا: تاکہ ظالموں کو ذلیل کرے۔ منصور نے پوچھا:

یہ جواب کہاں سے دے رہے ہو؟ جواب دیا: قرآن سے، جیسے کہ فرمایا ہے: و ان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب

یعنی اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو اسے واپس لینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ طالب اور مطلوب کتنے ہی کمزور ہیں۔

(سورۂ حج، آیت ٧٣)

یہ سن کر منصور نے کہا: صدق اللہ العظیم۔

﴿٧﴾

ایک دفعہ محکمہ قضا کے چند افراد آپس میں مل بیٹھ کر کچھ اہم مشورے کر رہے تھے۔ اسی دوران انہیں احساس ہوا کہ ایک غیر متعلق شخص بھی وہاں بیٹھا ہوا ان کی باتیں سن رہا ہے۔ انہوں نے اسے پکڑا اور جاسوسی کے الزام میں قید کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے قید خانے میں پہنچایا گیا تو قید خانے کے محرر نے پوچھا: اس کا جرم کیا لکھوں؟ کہا: لکھو استرق السمع فاتبعہ شھاب مبین

چوری چھپے باتیں سن رہا تھا کہ ایک روشن شہاب نے تعاقب کر کے پکڑا۔

(سورۂ حجر، آیت ١٨)

﴿٨﴾

ایک دفعہ ولید بن عبدالملک نے کہا کہ جس کسی کو بھی خلافت مل جاتی ہے تو اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز نے کہا: لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء یجزا بہ۔

حقیقت نہ تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہے اور نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہے۔ جو کوئی بھی کوئی برا عمل کرے اس کا بدلہ پائے گا۔

(سورۂ نساء، آیت ١٢٣)

﴿۹﴾

ایک دفعہ معاویہ (امیر شام) نے قوم سبا کے ایک وفد سے کہا کہ تمہاری قوم کتنی بے وقوف تھی کہ ایک عورت ان پر حکومت کرتی تھی۔ جس کا حکم ساری قوم مانتی تھی۔ اس شخص نے جواب دیا: میری قوم کی نسبت تیری قوم زیادہ احمق تھی کیونکہ جب رسول خداؐ نے انہیں دعوتِ حق دی تو انہوں نے کہا: **اللهم ان کان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السمآء اؤتنا بعذاب اليم۔**

خداوندا اگر یہ بر حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش فرما یا ہم پر دردناک عذاب نازل فرما۔

(سورۂ انفال، آیت ۳۲)

بجائے اس کے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خداوندا اگر یہ حق پر ہے اور تیری طرف سے ہے تو ہماری ہدایت فرما۔ یہ سن کر معاویہ خاموش ہوا۔

(صفوۃ التفاسیر، ج اول، ص ۵۰۵)

﴿۱۵﴾

ایک دن بہلول متوکل کے پاس اس کے محل میں گیا تو متوکل نے اس سے اپنے محل کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں پوچھا تو بہلول نے کہا: اگر دو عیب نہ ہوں تو محل بہت اچھا ہے۔ اس نے پوچھا: وہ دو عیب کون سے ہیں؟ بہلول نے کہا: اگر اس کی تعمیر میں مال حلال خرچ ہوا ہے تو یہ اسراف ہے۔ اور خداوند عالم فرماتا ہے: **انه لا يحب المسرفين**

بے شک خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(سورۂ انعام، آیت ۱۴۱)

اور دوسرا یہ کہ اگر مال حرام سے بنا ہے تو یہ خیانت ہے اور خداوند عالم فرماتا

ہے :انه لا يحب الخائنين

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۂ انفال، آیت ۵۸)

(ریحانۃ الادب، ج ۵، ص ۲۱۴)

﴿۱۱﴾

حضرت امام جعفر صادقؑ کی وفات کے بعد ابو حنیفہ نے مومن طاق سے سرزنش کرتے ہوئے کہا: تمہارا امام دنیا سے چلا گیا۔ مومن طاق نے فوراً جواب دیا:

اما امامك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم

مگر تمہارا امام قیامت تک مہلت پانے والوں میں سے ہے یہاں تک کہ قیامت آئے (اس آیت سے مراد شیطان ہے جس نے خدا سے قیامت تک کی مہلت مانگی ہے)۔

﴿۱۲﴾

کسی بخیل سے پوچھا گیا کہ تم قرآن میں سے کون سی آیت کو زیادہ دوست رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ یہ آیت: ولا تؤتوا السفهآء اموالكم

تم اپنے اموال کو احمقوں کے حوالے نہ کرو۔

(سورۂ نساء، آیت ۵)

﴿۱۳﴾

ایک بزرگ نے صاحب بن عباد کو ایک خط لکھا جو اپنی فصاحت وبلاغت میں اپنی مثال تھا۔ خط پڑھ کر صاحب بن عباد نے جان لیا کہ تمام باتیں اور خط کا حسن اس کے اپنے الفاظ اور طرز پر مشتمل ہے۔ اس نے خط کے جواب میں یہ آیت لکھی: هذه بضاعتنا ردت الينا

ہمارا مال ہی ہماری طرف بھیجا گیا ہے۔

(سورۂ یوسف، آیت ۶۵)

﴿۱۴﴾

حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک نوجوان بے راہ روی کا شکار تھا اور حرام کاموں میں مشغول رہتا تھا لیکن جب سے رسول اکرمؐ کی رحلت کی خبر سنی تائب ہو کر توبہ و استغفار میں مشغول رہنے لگا۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیوں توبہ کی اور کیسے یہ پشیمانی آئی؟ تو اس نے کہا: جب تک حضور اکرمؐ زندہ تھے۔ قرآن کی یہ آیت میرے لیے پشت پناہ تھی: **وما كان الله ليعذبهم و انت فيهم**

خدا ان پر اس وقت تک عذاب کرنے والا نہیں جب تک تم ان کے درمیان ہو

(سورۂ انفال، آیت ۳۳)

مگر اب یہ دروازہ بند ہو چکا ہے تو میں نے اس آیت میں پناہ لی ہے: **وما كان الله معذبهم و هم يستغفرون**

جب تک لوگ استغفار کرتے رہیں گے خدا ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔

(سورۂ انفال، آیت ۳۳)

﴿۱۵﴾

ایک دفعہ حضرت عقیل بن ابی طالبؑ دمشق میں معاویہ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ معاویہ شام کا گورنر تھا۔ اس وقت شام، حجاز اور عراق کے بزرگان بھی معاویہ کے پاس موجود تھے۔ معاویہ کو مذاق کی سوجھی اور اس نے حاضرین کی طرف رخ کر کے کہا: اے اہل حجاز! اے اہل عراق! اور اے اہل شام! کیا تم لوگوں نے یہ آیت سنی ہے: **تبت يدا ابي لهب و تب**

انہوں نے کہا: ہاں سنی ہے۔ تو کہا: سنو کہ یہی ابو لہب عقیل کا چچا ہے۔ یہ

سن کر حضرت عقیل نے کہا: اے اہل حجاز! اے اہل شام! اور اے اہل عراق! کیا تم نے یہ آیت سنی ہے: وامرأته حمالة الحطب فی جيدها حبل من مسد

سب نے کہا: ہاں سنی ہے۔ تو فرمایا: سنو یہ حمالۃ الحطب معاویہ کی پھوپھی ہیں۔ معاویہ یہ جواب سن کر بہت شرمندہ ہوا اور اپنے مذاق پر پشیمان ہوا۔

﴿۱۶﴾

ایک دفعہ ایک عورت کو حجاج کے پاس لایا گیا جس کے قبیلے نے بغاوت کی تھی۔ حجاج نے عورت سے کہا: اے خاتون تمہیں کوئی آیت یاد ہو تو پڑھو تاکہ تجھے معاف کروں۔ اس عورت نے یہ آیت پڑھی: اذا جآء نصرالله والفتح و رايت الناس يخرجون من دين الله افواجا

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح ہو گئی تو تم نے دیکھا لوگوں کو گروہ در گروہ خدا کے دین سے نکلتے ہوئے۔

حجاج نے کہا: افسوس ہو تم پر۔ آیت بھی غلط پڑھی۔ اصل میں یدخلون فی دین الله افواجا ہے۔ عورت نے جواب دیا: دخلوا و انت تخرجهم

یعنی وہ داخل تو ہوتے تھے مگر تم انہیں دین سے نکال رہے ہو۔

(ماہنامہ بشارت، سال دوم، شمارہ ۴)

﴿۱۷﴾

ایک شخص دودھ بیچتا تھا۔ مگر اس میں پانی بھی ملاتا تھا۔ چند سالوں بعد ایک سیلاب آیا اور اس کے تمام مویشی اور دوسرے اموال کو بہا کر لے گیا۔ ایک دن غمگین بیٹھا ہوا اپنے بیٹے سے کہنے لگا: نہ معلوم یہ سیلاب کیسے آگیا۔ بیٹے نے فوراً جواب دیا: بابا یہ وہی پانی جمع ہوا تھا جسے ہم نے دودھ میں ملایا تھا۔ آہستہ آہستہ جمع ہو کر زیادہ ہوا تو

سیلاب بن کر اُمڈ پڑا اور ہمارے اموال کو بہا کر لے گیا : **وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم**

یعنی جو کچھ مصیبت اور تکلیف تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھ سے پہنچتی ہے۔

(سورۂ شوریٰ، آیت ۳۰)

﴿۱۸﴾

ایک دفعہ سلیمان بن عبدالملک اموی خلیفہ کے زمانے میں طاعون (پلیگ) کی وبا پھیل گئی اور وہ اس سے بھاگنے لگا تو کسی نے کہا : مت بھاگو کیونکہ خداوند عالم نے کہا ہے : **قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل و اذا لا تمتعون الا قلیلا**

کہہ دو اگر موت یا قتل سے تم بھاگو گے تو تمہارا یہ بھاگنا تمہارے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہوگا۔ اور بہت تھوڑے عرصے کے لیے ہی فائدہ اٹھا سکو گے۔

(سورۂ احزاب، آیت ۱۶)

تو خلیفہ نے فوراً جواب دیا مجھے اُسی تھوڑے عرصے کی طلب ہے۔

(وفیات الاعیان، ج ۲، ص ۴۴۲)

﴿۱۹﴾

فاطمین مصر کے زمانے میں ایک شخص بدر جمال مشہور سپہ سالار، پہلوان اور اہلِ تلوار ہونے کے ساتھ ساتھ اہل قلم بھی تھا۔ جب مستنصر فاطمی نے اس کی شہرت سنی تو اسے اپنے پاس بلایا۔ جس وقت بدر جمال بادشاہ کے حضور داخل ہوا تو قاری نے یہ آیت تلاوت کی : **و لقد نصرکم اللہ ببدر**

بے شک خدا نے بدر کے ذریعے تمہاری مدد کی۔

مستنصر قاری کی عقلمندی پر بڑا خوش ہوا اور قسم کھا کر کہا: اگر آیت کا بقیہ حصہ پڑھتا تو میں اس کی گردن کاٹ دیتا۔ اس آیت کا بقیہ حصہ یوں تھا: وانتم اذلة یعنی جبکہ تم خود کمزور تھے۔

اور قاری کی بذلہ سنجی یہ تھی کہ آیت جنگ بدر سے متعلق تھی اور آنے والے پہلوان بدر جمال کے نام سے ابہام موجود تھی۔

(وفیات اعیان)

﴿۲۰﴾

ابوالعامہ قطری بن فجاۃ نے اس زمانے میں جب مصعب بن زبیر اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کی طرف سے عراق کے گورنر تھے خروج کیا۔ حجاج بن یوسف کو اس کی سرکوبی کے لیے بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا گیا۔ اسی دوران کی بات ہے کہ حجاج بن یوسف نے قطری کے بھائی سے کہا: میں تمہیں قتل کروں گا۔ اس نے پوچھا: مجھے کیوں قتل کرے گا۔ حجاج نے جواب دیا: تیرے بھائی کے خروج کی وجہ سے۔

قطری نے کہا: میرے پاس امیر المومنین کا امان نامہ ہے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ کسی دوسرے کے گناہ میں مجھے قتل نہیں کرو۔ حجاج نے کہا: مجھے دکھاؤ وہ امان نامہ۔ قطری کے بھائی نے کہا: فعلاً تو میرے پاس جو کچھ ہے امیر المومنین کے فرمان سے بھی بڑھ کر ہے۔ پوچھا: وہ کیا ہے؟ کہا: خداوند عالم نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: لا تزروا وازرة وزر اخریٰ

اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ اپنے سر نہیں لے گا۔

(سورۂ اسرائیل، آیت ۱۵، سورۂ فاطر، آیت ۱۸)

حجاج حیرت میں پڑ گیا اور اس کے قتل سے باز آیا۔

(وفیات الاعیان، ج ۴، ص ۹۵)

(۲۱)

مبرد لکھتا ہے کہ ابو جعفر منصور دوانیقی نے کسی کو اندھے افراد، بیواؤں اور یتیموں کی نگہداشت کی سرپرستی کا عہدہ دیا۔ ایک موقع پرست شخص اس کے پاس آیا اور اپنے بیٹے کو بھی ہمراہ لایا تھا۔ کہنے لگا: اگر ممکن ہو تو میرا نام بھی اپنی سرپرستی کے ذیل میں لکھے۔ کہا: اگر یہ ممکن نہ ہو تو۔ جواب دیا: اگر یہ ممکن نہیں ہو سکتا تو اندھوں کے ذیل میں لکھو۔

سرپرست نے جواب دیا: ہاں یہ ممکن ہے کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا: فانھا

لاتعمیٰ الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور

اندھا پن صرف آنکھوں کا نہیں ہوتا بلکہ اندھا پن تو دلوں کا ہوتا ہے جو سینوں میں ہوتے ہیں۔

(سورۂ حج، آیت ۴۶)

ساتھ ہی اس شخص نے کہا: میرے بیٹے کا نام بھی یتیموں کے ذیل میں لکھو۔ اس نے کہا: ہاں ضرور لکھوں گا کیونکہ جس کسی کا باپ تم جیسا ہو وہ ضرور یتیم ہی کہلا سکتا ہے۔

(وفیات الاعیان، ج ۴، ص ۱۵۳)

(۲۲)

ابو العیناء نے کسی دوست سے ایک گروہ کے بارے میں شکایت کی کہ یہ لوگ اتفاق کر کے میری مخالفت پر کمربستہ ہوئے ہیں۔ اس کے دوست نے جواب دیا:

گھبراؤ نہیں: **ید اللہ فوق ایدیھم**

خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

(سورۂ فتح، آیت ۱۰)

ابو العینا نے کہا: وہ لوگ بڑے مکار ہیں۔ اس کے دوست نے جواب دیا: و لا یحیق المکر السی الا باھلہ

بری تدبیر کرنے والے کے لیے ہی برائی پہنچتی ہے۔

(سورۂ فاطر، آیت ۴۳)

ابو العیناء نے کہا: وہ لوگ تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ اس کے دوست نے جواب دیا: کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله والله مع الصابرین

کتنے سارے چھوٹے گروہ ہیں جو بڑے بڑے گروہوں پر خدا کی اجازت سے غلبہ پاتے ہیں اور خدا ثابت قدمی رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۴۹)

﴿۲۳﴾

ایک دن نجاح بن سلمہ اور موسیٰ بن عبداللہ کے درمیان جھگڑا ہوا اور اس کی اطلاع المعتمد باللہ کو ملی۔ اس نے ایک مجلس میں جس میں ابو العینا کے چند بزرگ بھی موجود تھے۔ ابن نجاح کے بارے میں ابو العنیا سے پوچھا کہ ان کی کیا خبر ہے؟ ابو العینا نے جواب دیا: فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ

موسیٰ نے ایک مکا مارا اور وہ مر گیا۔

(سورۂ قصص، آیت ۱۵)

ابو العینا کی ان باتوں کی اطلاع موسیٰ بن عبداللہ کو ملی۔ ایک دفعہ راستے میں ابو العینا اسے ملا تو موسیٰ نے اسے ڈانٹا کہ تو نے میرے بارے میں اس طرح کی باتیں کیں تو ابو العینا نے فوراً یہ آیت پڑھی: اترید ان تقتلنی کما قتلت نفسا بالامس

کیا تم مجھے بھی اس طرح قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کہ گذشتہ کل کسی شخص کو قتل کیا ہے۔

(سورۂ قصص، آیت ۱۹، وفیات، ج ۴، ص ۳۴۷)

﴿۲۴﴾

منقول ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی اور ان کے بھائی مسعود کے درمیان اختلاف اور لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ جب مسعود مر گیا تو بہت ساری دولت چھوڑ کر مرا۔ اس کا وارث اس کا بیٹا شیر کوہ کم عمر تھا۔ صلاح الدین نے اس کی میراث پر اعتراض کرتے ہوئے اکثر اموال چھین لیا اور صرف ایسی اشیا رہنے دیں جو اس کے کام کی نہیں تھیں۔

ایک سال کے عرصے کے بعد شیر کوہ سے کہیں ملاقات ہوئی تو اس کی خبر گیری کرتے ہوئے پوچھا: قرآن کہاں تک پڑھا ہے۔ اس نے فوراً جواب دیا: اس آیت تک پہنچا ہوں اور آیت پڑھی: **ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونھم ناراً**

بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کرتے ہوئے کھاتے ہیں تو گویا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ کھا رہے ہیں۔

(سورۂ نسا، آیت ۱۰)

یہ جواب سن کر صلاح الدین اور اس کے ہمراہی تعجب کرنے لگے۔

﴿۲۵﴾

ایک دفعہ حجاج بن یوسف کو اطلاع ملی کہ یحییٰ بن یعمر کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت حسنؑ اور حسینؑ ذریت رسولؐ ہیں۔ اس زمانے میں یحییٰ خراسان میں تھا۔ اس نے خراسان کے گورنر کو لکھا کہ یحییٰ بن یعمر کو بھیج دے۔ یحییٰ بن یعمر حجاج کے پاس پہنچا تو حجاج نے کہا: کیا تم وہی شخص ہو جس کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ رسول اکرمؐ کی ذریت میں سے ہیں؟ خدا کی قسم اگر تم اسے ثابت نہیں

کرو گے تو میں تیرا سر قلم کر دوں گا۔

یحیٰ نے کہا: اگر میں دلیل سے ثابت کروں تو کیا مجھے امان ملے گا؟ حجاج نے وعدہ کیا کہ دلیل لاؤ گے تو تمہیں امان ملے گا۔ یحیٰ نے کہا: خداوند عالم نے فرمایا:

ووہبنا له اسحٰق و یعقوب کلا ھدینا و نوحا ھدینا من قبل و من ذریته داوود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ھارون و کذالك نجزی المحسنین و ذکریا و یحیٰی و عیسی

(سورۂ انعام، آیت ۸۴، ۸۵)

اس آیت میں خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ کو بھی حضرت ابراہیم کا فرزند قرار دیا جبکہ عیسیٰ کا باپ نہیں بلکہ صرف ماں ہے جو ابراہیم کی اولاد میں سے ہے جبکہ ابراہیم تک کا فاصلہ اور پشتیں بھی زیادہ گزری ہیں جبکہ حسنؑ و حسینؑ اور حضور اکرمؐ میں فاصلہ بھی زیادہ نہیں۔ اس طرح اگر عیسیٰ ابراہیم کے فرزند کہلا سکتے ہیں تو حسن و حسین حضور اکرمؐ کے بیٹے کیوں نہیں کہلا سکتے۔ حجاج نے کہا: بہت اچھی دلیل پیش کی۔ میں اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔

(قرآن پژوہی، ص ۷۸۱ تا ۷۸۴)

﴿۲۶﴾

ایک دفعہ کتاب "قرآن پژوھی" کے مصنف بہاء الدین خرم شاہی ملا صدرا کی کتاب اسفار کے چھاپ سنگی کا ایک نسخہ اٹھائے جا رہا تھا۔ تھوڑی دور گئے تھے کہ ان کے اساتذہ کا سامنا ہوا۔ کسی استاد نے پوچھا کون سی کتاب اٹھائے ہوئے ہو۔ فوراً جواب دیا: **کمثل الحمار یحمل اسفاراً**

گدھے کی مانند اسفار اٹھائے ہوئے ہے۔

(سورۂ جمعہ، آیت ۵)

جب انہیں معلوم ہوا کہ ملا صدرا کی اسفار اٹھائے ہوئے ہیں تو بڑی دیر تک ہنستے رہے۔

﴿۲۷﴾

کربلائے معلی سے امامؑ کی شہادت کے بعد اہل حرم کو اسیر کر کے کوفہ لے جایا گیا جہاں اہلِ حرم کو ابن زیاد کے دربار میں پیش کیا گیا جہاں ابن زیاد نے حضرت امام سجادؑ اور جناب زینب سلام اللہ علیہا کی دل شکنی کے لیے کافی باتیں کیں مگر حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے قرآنی آیات کے ذریعے بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ دندان شکن جواب دیئے۔ آخر شرمندہ ہو کر ابن زیاد نے اپنا رخ حضرت امام سجادؑ کی طرف کیا اور کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا: مجھے علی ابن الحسین کہتے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا: کیا علی ابن الحسین کو خدا نے قتل نہیں کیا؟

آپؑ خاموش رہے تو ابن زیاد نے پوچھا: خاموش کیوں ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا: میرا ایک بھائی تھا جس کا نام بھی علی تھا۔ لوگوں نے اسے قتل کیا۔ ابن زیاد نے کہا: نہیں بلکہ اسے خدا نے قتل کیا۔ آپؑ خاموش رہے۔ ابن زیاد نے کہا: خاموش کیوں ہیں؟ آپؑ نے قرآن کی دو آیات سے شہادت پیش کی: **اللہ یتوفی الانفس حین موتھا**

خدا لوگوں کی موت کے وقت جان لے لیتا ہے۔

(سورۂ زمر، آیت ۴۲)

نیز ارشاد ہوا: **وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ**

کوئی خدا کی اجازت کے بغیر نہیں مرتا۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۴۵)

یہ آیات سن کر ابن زیاد پریشان ہوا اور آپ کو قتل سے ڈرانے لگا نے مگر

حضرت زینبؑ نے بڑی بہادری کے ساتھ آگے بڑھ کر دفاع کیا اور ابن زیاد نے آپ کے قتل سے ہاتھ اٹھایا۔

(منتھی الامال، ج اول، ص ۳۰۰)

حضرت امام سجادؑ کی کنیز اور آیات قرآن

ایک دن حضرت امام سجادؑ کی ایک کنیز جو آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی، کے ہاتھ سے پانی کا برتن چھوٹ گیا اور آپ کے سر اقدس پر چوٹ لگی۔ آپ نے کنیز کی طرف دیکھا تو کنیز نے فوراً کہا: **والکاظمین الغیظ**

وہ غصے پر قابو پاتے ہیں۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۳۴)

امامؑ نے فرمایا: میں نے اپنے غصے پر قابو پایا۔ یہ سن کر کنیز نے کہا: **والعافین عن الناس**

اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

(سورۂ آلِ عمران، ۱۳۴)

امام نے فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ کنیز نے کہا: **واللہ یحب المحسنین**

اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۂ آلِ عمران، ۱۳۴)

امام نے فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں راہِ خدا میں آزاد کیا۔

(مجمع البیان، ج اول، ص ۵۵)

﴿۲۹﴾

ایک ظالم حکمران نے ایک مومن کو (جسے کسی مومن نے اپنے مرنے سے

پہلے اپنا وصی بنایا تھا اور اپنے یتیم بچوں کی دیکھ بھال کے لیے سرپرست قرار دیا تھا) یہ پیغام بھیجا کہ میں نے سنا ہے کہ فلاں شخص مر گیا اور ایک ہزار تومان اپنے بعد ترکہ چھوڑ گیا ہے جس کا وصی تجھے بنایا ہے۔ اس لیے تم اس رقم میں سے ۲۰۰ تومان میرا قرض بھیج دو۔

اس وصی مومن نے دو سو تومان یتیم کے ہاتھ میں دیئے۔ ساتھ ہی ان آیات پر مشتمل ایک خط بھی ہمراہ کر دیا۔ آیت یہ تھی: **ان الذین یاکلون اموال الیتمٰی ظلما انما یاکلون فی بطونھم ناراً**

بے شک جو لوگ ظلم کرتے ہوئے یتموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ وہ دراصل اپنے پیٹ کو آگ سے بھرتے ہیں۔

(سورۂ نسا، آیت ۱۰)

جب بچہ رقم اور خط لے کر اس ظالم کے پاس پہنچا تو خط لے کر پڑھا اور آیت پڑھ کر اس پر خوف طاری ہوا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ساتھ ہی اس نے اس بچے سے پوچھا: تم مدرسے گئے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہاں کیا پڑھ رہے ہو؟ کہا: قرآن۔ پوچھا: کچھ یاد بھی ہے۔ کہا: ہاں۔ کہا: کچھ قرآن سناؤ۔ بچے نے قرآن یوں سنانا شروع کیا: **اعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم و لا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن.**

تم یتیموں کے مال کے قریب مت جاؤ مگر اچھائی اور نیک ارادوں کے ساتھ ان کی بھلائی کے لیے۔

(سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۴)

یہ سن کر اس ظالم نے دوبارہ رونا شروع کیا اور کہا: نہیں میں خدا کے حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ اشرفیوں کی تھیلی بچے کو دی۔ اسے نیا لباس فراہم کیا اور اس

کے دوسو تومان بھی واپس کیۓ اور اس بچے کے وصی کو بھی خلعت سے نوازا۔

(واقعات قرآن، ص ۱۳۸، الحرمین پبلشر ز پاکستان)

امام جوادؑ کا قرآن سے استدلال

خلیفہ معتصم عباسی نے ایک دفعہ ایک مجلس میں جہاں اہلسنت کے بڑے بڑے فقہا بھی موجود تھے۔ پوچھا کہ چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟ کسی نے کلائی سے کاٹنے کو کہا اور آیت تیمم سے استدلال کیا۔ بعض نے کہنی سے کاٹنے کو کہا اور وضو کی آیت سے استدلال کیا اور جب فقہا کی آراء مختلف ہوئی تو معتصم نے حضرت امام جوادؑ سے پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے معاف رکھیں۔ مگر معتصم نہ مانا اور کہا: آپؑ نے ضرور اس مسئلے کی وضاحت کرنی ہے۔ جب اس کا اصرار بڑھ گیا تو آپؑ نے فرمایا: ابھی تک جو مسائل بتائے گئے ہیں۔ وہ تمام غلط ہیں۔ اس جرم کی سزا صرف یہ ہے کہ چور کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں اور وہ بھی صرف ان کی جڑوں سے۔ ہاتھ کی ہتھیلی اور انگوٹھا باقی رہنا چاہیے۔ یہ سن کر معتصم نے اس کی دلیل مانگی تو آپؑ نے حضور اکرمؐ کے اس قول کو دلیل کے طور پر پیش کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ سجدے میں سات اعضا زمین پر ہونے چاہئیں یعنی دونوں ہاتھ، پیشانی، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اگر کلائی یا کہنی سے ہاتھ کاٹا جائے تو انسان کا ہاتھ نہیں رہے گا جو سجدے کہ وقت زمین سے لگا رہے۔ جبکہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ (سات) اعضائے سجدہ صرف خدا کے لیے ہیں: و ان المساجد للہ

اعضائے سجدہ صرف خدا کے لیے ہیں۔

(سورۂ جن، آیت ۱۸)

اور جو عضو خدا سے مخصوص ہو اسے نہ کاٹا جائے۔ اس استدلال سے معتصم تعجب میں پڑ گیا اور آئندہ کے لیے یہی حکم صادر کیا کہ چوروں کا ہاتھ اسی طرح یعنی

صرف انگلیوں کی جڑوں سے کاٹا جائے۔

(تفسیر نمونہ، ج ۲۵، ص ۱۲۵)

﴿۳۱﴾

روایت میں ہے کہ ایک دفعہ عمرولیث موسم سرما میں نیشاپور میں داخل ہوا۔ یہاں پہنچ کر اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ یہاں کے مقامی لوگوں کے گھروں میں سکونت اختیار کریں۔ ایک بوڑھی عورت تھی جس کے پانچ مکان تھے۔ ان سب پر اس کے فوجیوں نے قبضہ کیا۔ یہ دیکھ کر بڑھیا عمرولیث کے پاس آئی اور شکایت کی۔ شکایت سن کر عمرولیث نے کہا: گویا تم چاہتی ہو کہ میری فوج سردی سے مر جائے۔ کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ عورت نے کہا: ہاں۔ عمرو نے کہا: قرآن کی ایک آیت یہ بھی ہے: **ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها و جعلوا اعزة اهلها اذله و كذالك يفعلون**

جب بادشاہ کسی بستی داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرتے ہیں۔ معززوں کو ذلیل کرتے ہیں یہ ان کا دستور ہے۔

(سورۂ نمل، آیت ۳۴)

بڑھیا نے جواب دیا: یہ درست ہے۔ امیر نے یہ آیت تو پڑھی مگر یہ آیت شاید ان کی نظر سے نہیں گزری: **فتلك بيوتهم خاويه بما ظلموا ان في ذالك لأية لقوم يعقلون** O

(سورۂ نمل، آیت ۵۲)

اس آیت نے عمرولیث پر ایسا اثر کیا کہ فوراً ہی اس نے حکم دیا کہ لوگوں کے

گھروں کو خالی کیا جائے اور شہر کے باہر ایک باغ میں خیمے نصب کرنے کا حکم دیا۔

(سرگزشتھائے تلخ وشیریں قرآن، ج ۲، ص ۴۲)

﴿۳۲﴾

منقول ہے کہ ایک دفعہ مقدس اردبیلی نے حضور اکرمؐ کو خواب میں دیکھا جبکہ حضرت موسیٰ بھی حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت موسیٰ نے مقدس اردبیلی کی طرف رخ کر کے پوچھا: یہ کون ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا: خود انہی سے پوچھ لو۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا: تم کون ہو؟ مقدس اردبیلی نے کہا: میں محمد کا بیٹا احمد ہوں۔ اردبیل کے فلاں جگہ فلاں گلی میں اتنے نمبر کا گھر ہے۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ نے فرمایا: میں نے صرف تمہارا نام پوچھا تھا۔ تم نے اتنی تفصیل کیوں بتائی؟ مقدس اردبیلی نے کہا: خداوند عالم نے آپؑ سے صرف یہ پوچھا تھا: **ما تلك بيمينك يا موسٰى؟**

اے موسیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

تو آپ نے بھی جواب میں فرمایا تھا: **(قال) هي عصاى اتوكؤا عليها اهش بها علٰى غنمى ولى مآ رب اخرىٰ۔**

یہ میرا عصا ہے۔ میں اس کے سہارے ٹیک لگاتا ہوں۔ اپنی بھیڑوں کو ہانکتا ہوں اور اس کے علاوہ دوسرے فائدے بھی ہیں۔

آپ کا جواب بھی میرے جواب کی طرح ہی تھا۔ آپ نے کیوں اتنی تفصیل سے جواب دیا تھا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ نے حضور اکرمؐ کی طرف رخ کر کے کہا: آپ نے بہت ہی سچ کہا ہے کہ **علما امتى كانبياء بنى اسرائيل**

میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مانند ہیں۔

(سرگزشتھائے تلخ وشیریں قرآن، ج ۱۴، ص ۱۰۲)

﴿۳۳﴾

سعید بن جبیر دین مبین اسلام کے جانثاروں میں سے ایک ہے۔ حجاج بن یوسف ثقفی نے اسے بلا کر شہید کرنا چاہا۔ تھوڑی دیر گفتگو کے بعد حجاج نے سعید سے پوچھا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کروں؟ سعید نے کہا: اگر خدا معاف کرے تو قبول ہے مگر تیری معافی کی ضرورت نہیں۔ حجاج نے کہا: اسے لے جاؤ اور قتل کرو۔ جب اسے قتل کرنے باہر لے جایا گیا تو ہنسنے لگے۔ اس کی اطلاع حجاج کو دی گئی تو واپس بلایا اور پوچھا: تم کس بات پر ہنسے تھے جبکہ میں نے سنا ہے کہ چالیس دن ہوئے ہیں تم ہنسے نہیں ہو۔

سعید نے جواب دیا: میں تیری گستاخی اور تیرے پروردگار کی بردباری پر ہنسا۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ اس کے سامنے ہی کوئی چٹائی بچھا کر اس کا سر قلم کیا جائے۔ یہ سن کر سعید نے کہا: کل نفس ذائقة الموت

ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

(سورۂ انبیاء، آیت ۳۵)

اس کے بعد کہا: وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین۔

اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو زمین اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ میں مسلمان ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

(سورۂ انعام، آیت ۷۹)

حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس کو قبلہ رخ کے برعکس رکھ کر سر کاٹو۔ سعید نے کہا: اینما تولو فثم وجه الله

جس طرف بھی رخ کرو گے وہی خدا موجود ہے۔ (سورۂ بقرہ، آیت ۱۱۵)

حجاج نے حکم دیا: اسے منہ کے بل لٹا کر ذبح کرو۔ سعید نے آیت پڑھی: **منها خلقناكم و فيها نعيدكم و منها نخرجكم تارةً اخرىٰ**

ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اسی کی طرف تمہیں لوٹا رہے ہیں اور ایک مرتبہ پھر اس سے تمہیں نکالیں گے۔

(سورۂ طٰہٰ، آیت ۵۵)

حجاج نے حکم دیا کہ اس کا سر کاٹ لو۔ سعید نے کہا: **اشهد الا اله الا الله وحده لا شريك له و ان محمد عبده و رسوله**

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ساتھ ہی انہیں اس چٹائی پر ذبح کیا گیا۔

(سرگزشتهای تلخ و شیریں، ج ۴، ص ۱۵۵-۱۵۸)

نکالے۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۶۱)

ق : کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ ایک دفعہ پھر آپ کو ہم مکہ پہنچائیں ؟

م :**قل ما سألتم من اجر فهو لكم**

کہہ دیجئے جو کچھ تم نے اجر مانگا ہے وہ دراصل آپ کا ہی ہے۔

(سورۂ سبا، آیت ۴۷)

ق : بیٹے کس طرح آپ نے اس کمسنی میں یہ مقام و مرتبہ پایا اور کس طرح قرآنی آیات سے درست اور مناسب انتخاب کرنے کا علم حاصل کیا؟

م :**یوتی الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً وما یذکر الا اولوالباب**

خدا جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی اسے خیر کثیر سے نوازا اور یہ صرف صاحبانِ عقل ہی یاد رکھتے ہیں۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۹)

ق : محمد حسین! اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو ؟

م :**فتبس القرین**

میں ان کا برا ہمنشین ہوں۔

(سورۂ زخرف، آیت ۳۸)

ق : کیا ابھی تک آپ کے پدر بزرگوار نے کبھی آپ پر غصہ کیا ہے ؟

م :**و اذا غضبوا هم یغفرون**

جب بھی غصہ آتا ہے تو وہ معاف کرنے والے ہیں۔ (سورۂ شوریٰ، آیت ۳۷)

اتنے میں ویڈیو بنانے والے نے کہا کہ کیسٹ ختم ہو گئی ہے۔ اب اجازت دیں۔

م :**و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا**

تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور عدالت کے ساتھ تمام ہوا۔
(سورۂ تحریم، آیت ۷)

ویڈیو والے نے کہا: معذرت چاہتا ہوں۔

م: **لا تعتذرو الیوم انما تجزون ما کنتم تعملون**

آج کے دن معذرت مت کرو جو کچھ تم نے کیا اس کا بدلہ ملے گا۔
(سورۂ تحریم، آیت ۷)

ق: بیٹے! اس درست اور صحیح آیات کے انتخاب سے مجھے حیران کر دیا۔

م: **و تریٰ الناس سکاریٰ و ما ھم یسکاریٰ و لکن عذاب اللہ شدیدا**

تم لوگوں کو مست دیکھتے ہو مگر وہ مست نہیں لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔
(سورۂ حج، آیت ۲)

اسی دوران آپ کے والد گرامی تشریف لائے اور ان سے کہا: بیٹے آقای قرائتی آپ سے گفتگو کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اچھی طرح گفتگو کریں۔

م: **ما قلت لھم الا امرتنی بہ ان اعبد اللہ ربی و ربکم**

میں تو انہیں صرف وہی بتا رہا ہوں جس کا حکم آپ نے مجھے دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ میرے اور اپنے پروردگار کی عبادت بجالائیں۔
(سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۷)

(یہ الفاظ حضرت مسیح کی حکایت میں ہیں جو انہوں نے خدا سے مخاطب ہو کر کہے تھے۔)

یہ سن کر تمام حاضرین ہنس پڑے۔

م: **افمن ھذا لحدیث تعجبون و تضحکون ولا تبکون**

کیا لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہیں ہنستے ہیں اور روتے نہیں۔
(سورۂ نجم، آیت ۵۹، ۶۰)

ق: بیٹے میں آپ سے بڑا متاثر ہوا ہوں اور تم سے محبت رکھتا ہوں۔

م: **قال سنظر اصدقت ام کنت من الکاذبین**

کہا ہم عنقریب دیکھتے ہیں کہ تم سچ بول رہے ہو یا جھوٹوں میں سے ہو۔
(سورۂ نمل، ایت ۲۷)
(یہ بات حضرت سلیمان نے ہدہد سے کہی تھی۔ جب اس نے ملکہ سبا کے بارے میں خبر دی تھی)

ق : بیٹے شاید آپ تھک گئے ؟

م : **لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب**

ہمیں یہاں نہ تو تھکاوٹ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف چھوتی ہے۔
(سورۂ فاطر، آیت ۳۵)

ق : کیا ہمارا حج قبول ہے ؟

م : **انما یتقبل اللہ من المتقین**

بے شک خدا پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے۔
(سورۂ مائدہ، آیت ۲۷)

ق : محمد حسین ! کیا تمہیں پسند ہے کہ میں آپ کو اپنے گھر دعوت پر بلاؤں۔ آپ وہاں آئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ گفتگو کریں۔

م : **فلن ابرح الارض حتٰی یاذن لی ابی او یحکم اللہو ھو خیر الحاکمین**

اب میں اس سرزمین کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ والد محترم اجازت دیں یا خدا میرے حق میں کوئی فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔
(سورۂ یوسف، آیت ۸۰)

ق : بیٹے آپ نے یہ درست انتخاب اور آیات کا مناسب استعمال کس سے سیکھا ہے ؟

م : **ذالك مما علمنی ربی**

یہ ان چیزوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھایا ہے۔

(سورۂ یوسف، آیت ۳۷)

ق : کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ کربلا کا راستہ کھل جائے اور رکاوٹیں دور ہو جائیں تو سید الشھدا حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرو۔

م : **فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی**

انہوں نے کہا میں انہیں خدا کی خاطر دوست رکھتا ہوں۔

(سورۂ ص، آیت ۳۲)

ق : بیٹے آپ نے ہم پر احسان کیا کہ ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارا۔

م : **و لقد مننا علیك مرة اخریٰ**

ہم نے ایک دفعہ اور آپ پر احسان کیا۔

(سورۂ طٰہٰ، آیت ۳۱)

ق : محمد حسین میں تمہیں اتنا دوست رکھتا ہوں اتنا دوست رکھتا ہوں کہ جی چاہتا ہے کھا جاؤں۔

م : **ایحب احدکم ان یأکل لحم اخیه میتاً فکرهتموه واتقو الله ان الله تواب رحیما**

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ یقیناً اسے ناگوار گزرے گا۔ خدا سے ڈرو اور خدا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

(سورۂ حجرات، آیت ۱۲)

ق : محمد حسین! آپ اس عربی کرتے کو پسند کرتے ہیں یا اپنے ایرانی لباس کو؟

م : **و لباس التقوی ذالك خیر**

اور تقویٰ کا لباس سب سے بہترین ہے۔

(سورۂ اعراف، آیت ۲۶)

ق : آپ اپنی والدہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا والد سے۔

م :و قضٰی ربك الا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا

اور تمہارے پروردگار کا یہ فیصلہ ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔

(سورۂ اسراء، آیت ۲۳)

ق : اس مقدس مقام میں ہمارے لیے دعا کرو۔ (یاد رہے یہ ملاقات حج کے دوران ہوئی ہے)۔

م :ربنا اغفرلنا ولاخواتنا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غل للذین امنوا ربنا انك رؤوف الرّحیم

ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی مغفرت فرما جنہوں نے ایمان میں ہم سے سبقت کی ہے اور ایمان لانے والوں کے بارے میں ہمارے دلوں میں کینہ پیدا نہ کر۔ ہمارا پروردگار تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(سورۂ حشر، آیت ۱۰)

اسی لمحے آقای قرائتی کا احرام سرک گیا اور سینے کا کچھ حصہ نمایاں ہوا تو علم الھدیٰ نے فوراً یہ آیت پڑھی :ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن

اپنی عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی زینتوں کو اپنے شوہروں کے علاوہ کسی اور پر ظاہر نہ کریں۔

(سورۂ نور، آیت ۳۱)

آقای قرائتی نے احرام درست کیا مگر دوبارہ احرام کا سرا سرک گیا تو یوں کہا :

بل بدالھم ما کانوا یخفون من قبل ولو ردوا لعادو الما نھوا عنہ

بلکہ یہ لوگ اس سے قبل جو چھپاتے تھے ان پر ظاہر ہو گیا اور اگر وہ واپس بھیجے

جائیں تو وہی پھر کرنے لگیں جس سے وہ روکے گئے تھے۔

(سورۂ انعام، آیت ۲۸)

اسی دوران ہمارے درمیان ایک صاحب نے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں ایران میں یوں اور یوں کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے محمد حسین نے کہا: **ولا تقولن لشیء انی فاعل ذالك غداً الا ان یشاء الله و ذکر ربك اذا نسیت و قل عسیٰ ان یهدین ربی لا قرب من هذا رشدا**

اپنے کاموں کے بارے میں ہرگز ایسا مت کہو کہ میں اس کام کو کل انجام دوں گا مگر یہ کہ انشاء اللہ کہو۔ جب تم بھول جاؤ تو اپنے پروردگار کو یاد کرو اور کہو عنقریب میرا پروردگار اس سے قریب تر ہدایت کا راستہ بتادے گا۔

ق: مکہ کو کیسا شہر پایا؟

م: **بلدة طيبة و رب غفور**

پاکیزہ شہر ہے اور پروردگار مغفرت کرنے والا ہے۔

(سورۂ سبا، آیت ۱۵)

ق: محمد حسین! گھروں کی تعمیر اور ان کی وسعت کے بارے میں کوئی آیت ذہن میں یاد ہے۔

م: **لبیوتهم ابوابا و سرراً علیها یستکؤن**

ان کے گھروں کے دروازوں میں اور ایسے تخت ہیں جس پر وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

(سورۂ زخرف، آیت ۳۴)

ق: محمد حسین! کیا آپ علم رکھتے ہیں؟

م: **ما کنت تدری ما لکتاب ولا الایمان ولکن جعلناه نوراً نهدی به**

من نشآء من عبادنا و انك لتهدی الی صراط مستقیم

تم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتے ہیں سیدھے راستے کی ہدایت کرتے ہیں اور بے شک ہم تمہاری سیدھے راستے کی طرف ہدایت کریں گے۔

(سورۂ شوریٰ، آیت ۵۲)

ق : محمد حسین میں تمہیں بیٹا بنالوں گا کیا تم میرے بیٹے بنو گئے۔

م : لا اقسم بهذا البلد و والد وما ولد

نہیں اس مقدس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور اس باپ اور بیٹے کی قسم کھاتا ہوں یعنی ابراہیم اور اسماعیل کی۔

(سورۂ بلد، آیت ۱-۳)

ق : محمد حسین واقعاً میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔

م : و عسیٰ ان تحبوا شیئاً و هو شرلکم و انتم لا تعلمون

یہ ہوتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو مگر وہ تمہارے حق میں برائی ہو اور تم اس سے بے خبر ہو۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

ق : خدا حافظ !

م : فا الله خیر حافظاً و هو ارحم الراحمین

خدا ہی بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے

(سورۂ یوسف، آیت ۴)

سعودی عرب کے وزیر کشور سے ملاقات

سال ۱۴۱۷ ہجری قمری کے مراسم حج کے موقع پر سعودی عرب کے وزیر مملکت کے ساتھ ملاقات میں وزیر موصوف نے سلام اور احوال پرسی کے بعد سخت عربی میں جلدی جلدی باتیں کیں اور علم الھدیٰ سے جواب کا انتظار کرنے لگے تو انہوں نے جواب میں کہا: **ما نفقه كثيراً مما تقول**

جو کچھ آپ کہتے ہیں اس میں سے اکثر ہم نہیں سمجھ رہے ہیں۔

(سورۂ ہود، آیت ۹۱)

سعودی وزیر نے کہا: آئندہ کی ملاقات میں، میں آپ کو انعام دوں گا۔ آپ کیا پسند کریں گے۔

محمد حسین نے کہا: **لا اسئلكم عليه اجراً ان هو الا ذكر للعٰلمين**

میں اس پر آپ سے کوئی بدلہ اور اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو صرف دو جہانوں کے لیے نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

سعودی وزیر مملکت کے ساتھ دوسری ملاقات میں جو جدہ کے محل میں واقع ہوئی۔ اس میں وزیر نے بہت ساری الیکٹرک اور الیکٹرانک گاڑیاں مہیا کر رکھی تھیں اور ایک کے بعد ایک محمد حسین کو دکھاتے اور حوالہ کرتے رہے اور آخر میں پوچھا: آپ کا ان خوبصورت تحفوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟

آپ نے فوراً کہا: **فلما جآء سليمان اتمدونن بمال فما آتانی الله خير مما اٰتكم بل انتم بهديتكم تفرحون**

جب ملکہ سبا کا وفد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا: کیا تم مجھے مال دے کر مدد کرتے ہو۔ پس جو اللہ نے مجھے دیا ہے اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے بہتر

ہے۔بلکہ تم اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو۔

(سورۂ نمل، آیت ۳۶)

سعودی وزیر مملکت کے سامنے ایک شخص کو قرآن پڑھنے کے لیے لایا گیا اور اس نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو جان بوجھ کر درمیان میں غلط پڑھنے لگا اور سعودی وزیر نے آقای محمد حسین سے پوچھا: اس بندہ خدا کے قرآن پڑھنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو جواب دیا: **انا سمعنا قرآناً عجباً**

ہم نے تعجب آور قرآن سنا۔

(سورۂ جن، آیت ۱)

وزیر نے کہا: اس سے آپ کا کیا ارادہ ہے واضح کر کے بتائیں۔ جواب دیا:

یریدون ان یبدلوا کلام الله

ان کا ارادہ ہے کہ خدا کے کلام کو بدل دیں۔

(سورۂ فتح، آیت ۱۵)

وزیر نے کہا اس سے بھی واضح کر کے بیان کریں۔ جواب دیا: **هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا لالباب**

وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں اور یہ صاحبان عقل کے لیے ایک نصیحت ہے۔

(سورۂ زمر، ایت ۹)

رخصت ہوتے وقت علم الہدیٰ سے کہا گیا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے میزبان سعودی عرب کے وزیر مملکت ہیں اور شاہی خاندان سے ان کا تعلق ہے تو جواب دیا: **ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها و جعلوا اعزة اهلها اذلة و كذالك يفعلون**

بادشاہ لوگ جب کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد پیدا کرتے

ہیں اور معززوں کو ذلیل و خوار کرتے ہیں۔ ہاں ان لوگوں کا کام ہی یہی ہے۔

(سورۂ نمل، آیت ۳۴)

سید محمد حسین طباطبائی سے متعلق واقعات اور یادداشتیں

اس باب میں محمد حسین طباطبائی کے جوابات جو انہوں نے مختلف مواقع پر دیئے ہیں، درج کر رہے ہیں جسے ہم نے یادداشتوں اور مختلف کتب و مجلّات سے حاصل کیا ہے۔

س: آپ کے نظریئے میں اسرائیل کا انجام کیا ہے؟

ج: **سیهزم الجمع و یولون الدبر**

عنقریب یہ گروہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔

(سورۂ قمر، آیت ۴۴)

س: کیا آپ ہمارے گھر تہران آئیں گے؟

ج: **فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی**

میں اس سرزمین سے نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ میرے والد مجھے اس کی اجازت نہ دیں۔

(سورۂ یوسف، آیت ۸۰)

س: میں آپ کو کیا انعام دوں؟ آپ کو کیا پسند ہے؟

ج: **ولباس التقویٰ ذالك خیر**

اور پرہیزگاری کا لباس بہترین لباس ہے۔

(سورۂ اعراف، آیت ۲۶)

س: اپنے اساتذہ میں سے کسے زیادہ دوست رکھتے ہو؟

ج: **الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان و علمه البیان**

مہربان پروردگار نے انسانوں کو قرآن کی تعلیم دی انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان کرنا سکھایا۔

(سورۂ رحمٰن، آیت ۱-۴)

س : کیا آپ کے والد نے آپ کو کبھی ڈانٹا ہے ؟

ج : بلٰی و ربی

کیوں نہیں خدا کی قسم۔

(سورۂ تغابن، آیت ۷)

س : اگر آپ کے بھائی آپ کو مارنے لگیں تو آپ کیا کریں گے ؟

ج : فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما عتدای علیکم واتقو الله واعلموا ان الله مع المتقین

جو تم پر ظلم کرے اس قدر تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

س : اگر سپر طاقتیں اکٹھی ہو کر ہم پر چڑھائی کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

ج : و جزآء سیة سیئة مثلها

برائی کا بدلہ اسی قدر برائی سے دیا جائے۔

(سورۂ شوریٰ، آیت ۴۰)

س : علمائے دین کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے ؟

ج : انما یخشی الله من عباده العلما

خدا کے بندوں میں سے علما ہی خوف خدا رکھے والے ہیں۔

س : آپ کیا کھانا پسند کریں گے ؟

ج : فادع لنا ربك یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها و قثائها و

فومها و عدسها و بصلها

اپنے خدا سے ہمارے لیے زمین سے اگنے والی سبزیاں مانگ جیسے سبزی، ککڑی، مسور، پیاز وغیرہ۔

(سورہ بقرہ، آیت ۶۱)

س : کیا آپ اپنے سر کے بال چھوٹے کرتے ہیں؟

ج : **ولا تحلقوا رؤوسكم حتى يبلغ الهدى محلة**

جب تک قربان گاہ تک نہ پہنچیں اپنے سر کے بالوں کو مت تراشیں۔

(سورہ بقرہ، آیت ۱۹۶)

چند آیات جن سے شاہد مثال پیش کیا جاسکتا ہے

ہر مشکل کے بعد راحت ہے

ان مع العسر یسرا

بے شک ہر تکلیف کے بعد راحت و آسانی ہے۔

(سورۂ انشراح، آیت ۶)

تمہارا دین تمہارے لیے ہمارا دین ہمارے لیے

لکم دینکم ولی دین

تمہارا دین تمہارے لیے میرا دین میرے لیے۔

(سورۂ کافرون، آیت ۶)

انسان خسارے میں ہے

ان الانسان لفی خسر

بے شک انسان خسارے میں ہے۔

(سورۂ عصر، آیت ۲)

انسان مال کو خوش بختی کی علامت سمجھتا ہے

یحسب ان ماله اخلده

گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ کی زندگی دے گا۔

(سورۂ ہمزہ، آیت ۷)

نیک انسان کے بارے میں کہا جائے گا

فهو فی عیشة الراضیه

وہ خوشگوار زندگی پائیں گے۔

(سورۂ قارعہ، آیت ۷)

انسان ناشکرا ہے

ان الانسان لربه لكنود

بے شک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے۔

(سورۂ عادیات، آیت ۶)

چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی دکھایا جائے گا

فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره و من يعمل مثقال ذرة شراً يره

جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ بھی دیکھے گا اور جس کسی نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ بھی دیکھے گا۔

(سورۂ زلزال، آیت ۷۔۸)

خدا اور بندوں کی خوشنودی

رضى الله عنهم و رضوا عنه

خدا ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے راضی ہیں۔

(سورۂ بینہ، آیت ۸)

بہترین اور بدترین مخلوق

اولئك هم خير البريه O اولئك هم شر البريه

یہ بہترین مخلوق ہیں۔ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(سورۂ بینہ، آیت ۶، ۷)

انسان بہترین صورت رکھتا ہے

لقد خلقنا الانسان فى احسن تقويم

بے شک انسان کو اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

(سورۂ تین، آیت ۴)

پیٹ بھرا سرکشی آگئی

ان الانسان لیطغٰی ان راٰہ استغنٰی

بے شک انسان اس وقت سرکشی کرنے لگتا ہے جب وہ اپنے آپ کو تونگر پاتا ہے

(سورۂ علق، آیت ۶، ۷)

دنیا آخرت سے بہتر ہے

والاٰخرۃ خیر و ابقٰی

آخرت بہترین اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

(سورۂ اعلیٰ، آیت ۱۷)

یتیم پر غصہ نہ ہونا

و اما الیتیم فلا تقھر

یتیموں کو مت جھڑکو۔

(سورۂ ضحیٰ، آیت ۹)

فقرا کو مت دھتکارو

و اما السائل فلا تنھر

سائل کو مت دھتکارو

(سورۂ ضحیٰ، آیت ۱۰)

خدا کی نعمتوں کو یاد کرو

و اما بنعمۃ ربك فحدث

اپنے پروردگار کی نعمت کے بارے میں ذکر کرو۔

(سورۂ ضحیٰ، آیت ۱۱)

اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہو

و الیٰ ربك فارغب

اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو۔

(سورۂ نشرح، آیت ۸)

ہر کسی کی کوشش مختلف ہے

و ان سعیکم لشتیٰ

بے شک تمہاری مساعی مختلف ہیں۔

(سورۂ لیل، آیت ۴)

ہدایت خدا کی طرف سے ہے

ان علینا للھدیٰ

ہدایت ہماری ذمہ داری ہے۔

(سورۂ لیل، آیت ۱۲)

پرہیزگار نجات پائیں گے

قد افلح من ذکٰھا

جس نے تزکیہ نفس کیا اس نے نجات پائی۔

(سورۂ شمس، آیت ۹۱)

قد افلح من تزکّٰی

یقیناً جس نے تزکیہ کی راہ میں کوشش کی اس نے نجات پائی۔

(سورۂ اعلیٰ، آیت ۱۴)

انسان اور غم ساتھ ساتھ ہیں

لقد خلقنا الانسان فی کبد

یقیناً ہم نے انسان کو سختی میں پیدا کیا ہے۔

(سورۂ بلد، آیت ۴)

انسان خدا کی نظروں میں ہے

ایحسب ان لم یرہ احد

کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی اسے نہیں دیکھتا۔

(سورۂ بلد، آیت ۷)

زبان کس نے دی دو آنکھیں کس نے دیں

الم نجعل له عینین و لسانا و شفتین

کیا اس نے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے ؟

(سورۂ بلد، آیت ۸-۹)

نفس مطمئنہ

یایها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیه مرضیه فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو آنحالیکہ وہ تجھ سے راضی ہے اور تو اس سے راضی ہے تم میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(سورۂ فجر، آیت ۴۷-۵۰)

ہر کسی کا کوئی محافظ ہوتا ہے

ان کل نفس لما علیها حافظ

ہر جان پر ایک محافظ ہوتا ہے۔

(سورۂ طارق، آیت ۴)

و ان علیکم لحافظین
بے شک تمہارے اوپر حفاظت کرنے والے مقرر کیے گئے ہیں۔
(سورۂ انفطار، آیت ۱۰)

خدا کی گواہی

و اللہ علیٰ کل شیء شہید
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔
(سورۂ بروج، آیت ۹)

خدا سے ملاقات

یایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملاقیہ
اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف بڑھ رہا ہے۔ عنقریب اس کے ساتھ ملاقات کرے گا۔
(سورۂ انشقاق، آیت ٦)

نیکوکار

ان الابرار لفی نعیم
بے شک نیکوکار نعمتوں سے مالامال ہوں گے۔
(سورۂ مطففین، آیت ۲۲)

کم بیچنے والے

ویل اللمطففین الذین اذا کتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون
خرابی ہے ان لوگوں پر جو لوگوں سے مال لیتے وقت پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں دینے کے لیے تولتے ہیں تو وزن میں کمی کرتے ہیں۔ (سورۂ مطففین، آیت ۱-۳)

انسان خدا کے سامنے بھی غرور کرتا ہے

یایھا الانسان ما غرك بربك الكريم

اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے پروردگار کے سامنے مغرور بنایا۔

(سورۂ انفطار، آیت ٦)

سارے امور خدا کے ہاتھ میں ہیں

والامر یومئذ لله

اس دن سارے امور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔

(سورۂ انفطار، آیت ١٩)

کس گناہ میں قتل کیا گیا

بأی ذنب قتلت

تمہیں کس جرم میں قتل کیا گیا؟

(سورۂ تکویر، آیت ٩)

کہاں جا رہے ہو

فاین تذھبون

کہاں جا رہے ہو؟

(سورۂ تکویر، آیت ٢٦)

خدا کی خواہش کے برخلاف کچھ نہیں چاہتے

وما تشاؤون الا ان یشآء الله رب العالمین

تم لوگ کچھ بھی نہیں چاہتے مگر یہی کہ جسے تمام جہانوں کا پروردگار چاہتا ہے

(سورۂ تکویر، آیت ٢٩)

انسان کو اپنے رزق کی طرف دیکھنا چاہیے

فلینظر الانسان الی طعامه

پس انسان اپنی غذا کی طرف دیکھے۔

(سورۂ عبس، آیت ۲۴)

بھاگنے کا دن

یوم یفر المر من اخیه و امه و ابیه و صاحبته و بینه

اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور اولاد سے بھی بھاگے گا۔

(سورۂ عبس، آیت ۳۴-۳۶)

انسان جانتا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے

علمت نفس ما احضرت

اسے معلوم ہے کہ اس کے سامنے کیا حاضر کیا جائے گا۔

(سورۂ تکویر، آیت ۱۴)

یوم یتذکر الانسان ما سعٰی

انسان وہ سب کچھ یاد کرے گا جس کی کوشش کی تھی۔

(سورۂ نازعات، آیت ۳۵)

بل الانسان علٰی نفسه نصیر

بلکہ انسان اپنے آپ سے خوب آگاہ ہے۔

(سورۂ قیامہ، آیت ۱۴)

فضول باتوں کے لیے کوئی جگہ نہیں

لا یسمعون فیها لغواً ولا کذابا

جنت میں بیہودہ اور فضول باتیں نہیں سنی جائیں گی۔

(سورۂ نبا، آیت ۳۵)

ہر چیز لکھی ہوتی ہے

کل شئ ء احصیناہ کتابا

ہر چیز کو کتاب میں لکھا گیا ہے۔

(سورۂ نبا، آیت ۲۹)

نفس امارہ

وما ابرئ النفس ان النفس لامارة بالسوئی الا ما رحم ربی

میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا کیونکہ نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہے۔ سوائے ان کے جن پر میرا پروردگار رحم فرمائے۔

(سورۂ یوسف، ۵۳)

قرآن کی عزائم سورتیں

عزائم سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی کسی ایک آیت کی تلاوت کرنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

قرآن کے واجب سجدے

قرآن کریم میں چار عزائم سورتیں ہیں جن کی مندرجہ ذیل آیتوں کی تلاوت پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے:

(۱) سورۂ سجدہ، آیت ۱۵، پارہ ۲۱۔

(۲) سورۂ فصلت، آیت ۳۷، پارہ ۲۴۔

(۳) سورۂ نجم، آیت ۶۲، پارہ ۲۷۔

(۴) سورۂ علق، آیت ۱۹، پارہ ۳۰۔

قرآن کے مستحب سجدے

وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْن

(سورۂ اعراف، ۲۰۶، پارہ ۹)

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرض

(سورۂ نحل، ۴۹، پارہ ۱۴)

یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا.....

(سورۂ اسراء، ۱۰۷، پارہ ۱۵)

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰت ......

(سورۂ مریم، ۱۵، پارہ ۱۶)

اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰن خَرُّوْا سُجَّدًا .....

(سورۂ مریم، ۵۸، ۱۶)

اَلَمْ تَرَ اِنَّ اللّٰهَ یَسْجُد لَهٗ .....

(سورۂ حج، ۱۸، پارہ ۱۷)

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوا وَاسْجُدُوا

(سورۂ حج، ۷۷، پارہ ۱۷)

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اسْجُدُوْا للرَّحْمٰن ......

(سورۂ فرقان، ۶۰، پارہ ۱۹)

اَلاَ یَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخُبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ

(سورۂ نمل، ۲۵، پارہ ۱۹)

وَخَرَّ رَاکِعاً وَ اَنَاب

(سورۂ ص، ۲۴، پارہ ۲۳)

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُراٰنُ لاَ یَسْجُدُوْن

(سورۂ انشقاق، ۲۱، پارہ ۳۰)

قرآن میں سجدے کا ذکر

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ حَقّاً لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اِيْمَاناً وَ تَصْدِيْقاً لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ عُبُودِيَةً وَرِقاً سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّداً وَرِقاً لاَ مُسْتَكْبِراً عَنْ عِبَادَتِكَ وَلاَ مُسْتَنْكِفاً بَلْ اَنَا عَبْدُ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ .

قرآنی ترغیبات

☆ تَبَارَكَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ بابرکت ہے۔

(سورۂ مومنون، ۱۴)

☆ كَانَ لَكُمْ جَزَاءُ

تمہارے لیے ایک بدلہ ہے۔

(سورۂ انسان، ۲۲)

☆ كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً

تمہاری کوشش قابلِ قدر ہے۔

(سورۂ انسان، ۲۲)

☆ اولئِكَ هُم خَيْرُ الْبَرِيَّة

یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔

(سورۂ بینہ، ۷)

☆ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ

جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(سورۂ صف، ۴)

☆ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ (سورۂ مجادلہ، ۲۲)

☆ لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيرٌ
ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔
(سورۂ حدید، ۵۷)

☆ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ
خوش اخلاق خوبصورت خواتین۔
(سورۂ رحمٰن، ۷۰)

☆ عَزِيْزٍ مُقْتَدِر
صاحبِ اقتدار اور قوت کا مالک۔
(سورۂ قمر، ۴۲)

☆ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ
یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔
(زخرف، ۳۷)

☆ صَبَّارٍ شَكُورٍ
صبر کرنے والے شکر گزار بندے ہیں۔
(سورۂ شوریٰ، ۳۳)

☆ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔
(سورۂ زمر، ۳۳)

☆ وَ اِنَّهُ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
اور آخرت میں بھی یہ لوگ نیکوکار ہیں۔
(بقرہ، ۱۳۰)

☆ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ
یہ وہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمت نازل ہوگی۔
(سورۂ بقرہ، ۱۵۷)

☆ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُور
یہ قابلِ قدر کاموں میں سے ایک ہے۔
(سورۂ شوریٰ، ۴۳)

☆ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہ
اس کی جزا اللہ کے پاس ہے۔
(سورۂ شوریٰ، ۴۰)

☆ وَ اَبْشِرُوا بِالْجَنَّة
انہیں جنت کی بشارت دو۔
(سورۂ فصلت، ۳۰)

☆ نَحْنُ اَوْلِیَائُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَة
ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔
(سورۂ فصلت، ۳۱)

☆ اَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ
بے شک وہ گہرا دوست اور حامی ہے۔
(سورۂ فصلت، ۳۴)

☆ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْن
ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔
(سورۂ فصلت، ۸)

☆ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْن
کام کرنے والوں کے لیے کیا ہی اچھا اجر (بدلہ) ہے۔
(سورۂ زمر، ۷۴)

☆ اولئك هُم اوُلُو الْاَلبَاب
یہی لوگ عقلمند ہیں۔
(سورۂ زمر، ۱۸)

☆ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَاب
صبر کرنے والوں کے لیے بغیر حساب بدلہ ملے گا۔
(سورۂ زمر، ۱۰)

☆ نِعْمَ الْعَبْد
کیا ہی اچھا بندہ ہے۔
(سورۂ ص، ۳۱)

☆ اِنَّ لَهٗ عَبْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنُ مَاٰب
وہ ہمارا بلند مرتبہ بندہ ہے اور انجام بہت اچھا ہے۔
(سورۂ ص، ۲۵)

☆ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِین
وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ایک ہے۔
(سورۂ ص، ۱۲۳)

☆ وَ هُمْ مُكْرَمُوْن
اور وہ لوگ گرامی ہیں۔
(سورۂ ص، ۴۲)

☆ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَ اَجْرٍ كَرِیْم
انہیں مغفرت اور اچھے بدلے کی خوشخبری دو۔
(سورۂ یٰس، ۱۱)

☆ اُولٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِیْم
انہیں خدا کی مغفرت اور باعزت رزق معین ہے۔
(سورۂ سبا، ۴)

☆ وَ كَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِیهاً
وہ خدا کے نزدیک بہت معتبر (بلند مرتبہ والا) ہے۔
(سورۂ احزاب، ۶۹)

☆ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْراً كَرِيْماً

ان کے لیے قابلِ قدر جزا مقرر ہے۔

(سورۂ احزاب، ۴۴)

قرآن کی ملامتیں

☆ فِي قُلُوبِهِم مَرَضٌ

ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

(سورۂ بقرہ، ۱۰)

☆ عِجْلاً جسداً لَهُ خُوَار

ایک بے جان جسم سے بچھڑے کی آواز آتی ہے۔

(سورۂ اعراف، ۱۴۸)

☆ اِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِيْن

بے شک خداوند عالم ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۂ شوریٰ، ۴۰)

☆ اولئكَ لَهُمْ عَذَابُ اليم

یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(سورۂ شوریٰ، ۴۲)

☆ لَفِي ضَلٰلٍ لَعَبِيد

یہ بہت عمیق گمراہی میں ہیں۔

(سورۂ شوریٰ، ۱۸)

☆ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الكَلْبِ اِنْ تَحمِل عَلَيهِ يَلْهَث او تتركْهُ يَلْهَث

ان کی مثال اس کتے کی سی ہے جسے مارو تو اس کی زبان لٹکی ہوتی ہے اور اگر اسے چھوڑو تب بھی ایسا ہی ہے۔

(سورۂ اعراف، ۱۷۶)

☆ مَالَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيْب
آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

(سورۂ شوریٰ،۲۰)

☆ فَرِيقٌ فِي السَّعِير
ان میں ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

(سورۂ شوریٰ،۲)

☆ وَالظّٰلِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وليٍ وَ لاَ نَصِيْر
ظالموں کے لیے کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوگا۔

(سورۂ شوریٰ،۷)

☆ فَحُكْمُهُ اِلَى الله
اس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(سورۂ شوریٰ،۱۰)

☆ اَعْرَضَ وَ نَأَ بِجَانِبِهٖ
منہ پھیر کر حق سے دور چلے جاتے ہیں۔

(سورۂ فصلت،۵۱)

☆ فِيْ شَقَاقٍ بَعِيد
شدید مخالفت کی زد میں ہیں۔

(سورۂ فصلت،۵۲)

☆ لا يعقلون
عقل نہیں رکھتے۔ (سورۂ حجرات،۴)

☆ لا يشعرون
شعور سے کام نہیں لیتے۔

(سورۂ بقرہ،۱۲)

☆ لا یعلمون

کچھ نہیں جانتے۔

(سورۂ دخان، ۳۹)

☆ اِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِيْن

یقیناً یہ نقصان کھانے والوں میں سے ہیں۔

(سورۂ فصلت، ۲۵)

☆ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

ہم انہیں پائمال کریں گے۔

(سورۂ فصلت، ۲۹)

☆ يَكُونَا مِنَ الْاَسْفَلِيْن

پست ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔

(سورۂ فصلت، ۲۹)

☆ اَعْدَاءَ اللهِ

خدا کے دشمن ہیں۔

(سورۂ فصلت، ۲۸)

☆ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا

گدھے کی مانند بوجھ اٹھائے پھرتے ہیں۔

(سورۂ جمعہ، ۵)

☆ قِرَدَةً خَاسِئِيْن

دھتکارے ہوئے بندر۔

(سورۂ بقرہ، ۶۵)

☆ اِنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّار

فضول خرچ جہنمی ہیں۔ (سورۂ مومن، ۴۳)

☆ اِنَّکَ مِنْ اَصْحَابِ النَّار

تم اہل جہنم میں سے ہو۔ (سورۂ زمر، ۸)

☆ لاَ مَرْحَبَا بِهِمْ

ان کے لیے خوشی نہ ہو۔ (سورۂ ص، ۵۹)

☆ فَتَعْساً لَهُمْ

ان پر افسوس ہو۔ (سورۂ محمد، ۸)

☆ لَصَوتُ الحمیر

گدھے کی آواز۔ (سورۂ لقمان، ۱۹)

☆ فَاِنَّکَ رَجِیم

تو راندہ درگاہ ہے۔ (سورۂ حجر، ۳۴)

☆ وَ اَعَدَّلَهُمْ سَعِیراً

ان کے لیے جہنم کی آگ آمادہ ہے۔ (سورۂ احزاب، ۶۴)

☆ قُتِلَ الخَرَّاصون (سورۂ ذاریات، ۱۰)

جھوٹوں کے لیے موت۔

☆ فَوَیْلُ لِلْقَاسِیَةِ قُلُوبُهُم مِنْ ذِکْرِ الله

افسوس ہو ان پر جن کے دل اللہ کے ذکر کے لیے سخت ہوئے ہیں۔ (سورۂ زمر، ۲۲)

☆ وَسْوَاسِ الخَنَّاس
پوشیدہ وسوسہ پیدا کرنے والا۔
(سورۂ ناس، ۴)

☆ تَبَّتْ يَدَا
دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔
(سورۂ لہب، ۱)

☆ حَمَّالَةَ الحَطَب
لکڑیاں ڈھونے والی۔
(سورۂ لہب، ۳)

☆ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُود
بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا اور بخیل ہے۔
(سورۂ عادیات، ۶)

☆ اُفٍّ لَكُمْ
وائے ہو تم پر۔
(سورۂ انبیاء، ۶۷)

☆ اِنَّكُمْ مُجْرِمُون
تم ہی مجرم ہو۔
(سورۂ مرسلات، ۴۶)

☆ عَبُوساً قَمطَرِيْراً
ترش رو اور سخت۔
(سورۂ انسان، ۱۰)

☆ وَ وَيْلٌ لِلْمُشْرِكِيْن
مشرکوں پر افسوس ہو۔
(سورۂ فصلت، ۶)

☆ هُوَ مَذْمُوم

وہ قابلِ مذمت ہے۔

(سورۂ قلم، ۴۹)

☆ اِنَّا كُنَّا طَاغِيْن

بے شک ہم سرکش تھے۔

(سورۂ قلم، ۳۱)

☆ اِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْن

یقیناً ہم ظالم تھے۔

(سورۂ قلم، ۲۹)

☆ اِنَّا لَضَالُّون

یقیناً ہم گمراہ تھے۔

(سورۂ قلم، ۲۶)

☆ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيم

عیب جوئی اور چغلخوری کرتے ہیں۔ (سورۂ قلم، ۱۱)

☆ مُعْتَدٍ اَثِيْم

سرکش اور گناہگار ہیں۔

(سورۂ قلم، ۱۲)

☆ زَنِيْم

بدنام پیٹو۔

(سورۂ قلم ۱۳)

☆ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّده

لکڑیوں کا ہوا بنایا ہے۔

(سورۂ منافقون، ۴)

☆ قٰتَلَهُمُ اللہ
خدا انہیں غارت کرے۔
(سورۂ منافقون، ۴)

☆ اِنِّیْ بَرِیءُ مِنْك
میں تجھ سے بیزار ہوں۔
(سورۂ حشر، ۱۶)

☆ کثیرُ منهم فٰسِقُون
ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔
(سورۂ حدید، ۲۶)

☆ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْن
مغرور اور پر تعیش زندگی گزارنے والے ہیں۔
(سورۂ واقعہ، ۴۵)

☆ کَذّابُ اَشهر
جھوٹا، ہوس پرست۔
(سورۂ حدید، ۲۶)

☆ الّذِین هُم فِی غَمْرَةٍ سَاهُون
جہالت و گمراہی میں غرق ہیں۔
(سورۂ ذاریات، ۱۱)

☆ لاَ یفقَهُو ن
نہیں سمجھتے۔
(سورۂ فتح، ۱۵)

☆ عَلٰی قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا
دلوں پر قفل لگے ہیں۔
(سورۂ محمد، ۲۴)

☆ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِم
خدا نے ان کے دلوں میں مہر لگادی۔
(سورۂ محمد، ۱٦)

☆ مُعَلَّمُ مجنون
تعلیم یافتہ دیوانہ۔
(سورۂ دخان، ۱۴)

☆ اِنْ هُمْ اِلاَّ يَخْرَصُوْن
نرے جھوٹے ہیں۔
(سورۂ زخرف، ۲۰)

حیوانات کے نام

جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں

حیوان کا نام	لفظ	سورہ اور آیت نمبر
اژدھا	ثعبان	فإذا هى ثُعْبانٌ مبين اعراف، ۱۰۷
مچھلی	حوت	فَلْتَقَمَهُ الحُوْتَ وَ هُوَ مُلِيْم صافات، ۱۴۲
ہاتھی	فیل	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْل فیل، ۱
گائے	بقرہ	اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَة بقرہ، ۶۷
سور	خنزیر	حُرِمَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ مائدہ، ۳
اونٹ	جمل	حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلَ فِى سَمَّ الْخِيَاطَ اعراف، ۴۰
اونٹ	ابل	وَمِنَ الابل اثنين انعام، ۱۴۴
اونٹنی	ناقہ	قَدْ جَائَتْكُم بينةٌ مِنْ رَبَّكُمْ هٰذه نَاقَةُ اللهِ لَكُم آية اعراف، ۷۳
اونٹ	بُدْنْ	وَالْبُدنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِنْ شَعَائِرِ الله حج، ۳۶
گھوڑا	خیل	وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْل تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوَّ الله انفال، ۶۰
گھوڑا	عادیات	وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً عادیات، ۱
گھوڑا	صافنات	اِذْ عُرِضَ بالعشىّ الصافنات الجياد ص، ۳۱
بچھڑا	عجل	عِجلاً جسداً له خوار اعراف، ۱۴۸
گدھا	حمر	كانّهم حُمُرٌ مستنفره مدثر، ۵۰
شیر	قسورہ	فَرّت مِن قَسْوَرَة مدثر، ۵۱
گدھا	حمار/حمیر	وَالْخَيْلِ وَالْبِغَال وَالْحَمير نحل، ۸

خچر	بغال	وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِير	نحل،۷
بھیڑ	غنم/نعجه	لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نعجتك اِلى نِعَاجَةَ	ص،۲۴
بھینس	ضَأن	مِنَ الضَّأنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَين	انعام،۱۴۳
بکری	مَعْز	مِنَ الضَّأنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَين	انعام،۱۴۳
کتا	كلب	وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيد	کہف،۱۸
بندر	قردة	كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِين	بقرہ،۶۵
مچھلی	حوت	فَاِنّی نَسيتُ الحوت	کہف،۶۳
سانپ	حيه	فاذا هي حيه تَسْعٰى	طٰہٰ
ہدہد	هدهد	لاأرىٰ الْهُدْهُدْ	نمل،۲۰
کوا	غراب	ان اكُونَ مثل هذا الغراب	مائدہ،۳۱

کیڑے مکوڑوں کے نام

جو قرآن میں مذکور ہیں

کیڑوں کے نام	لفظ	سورہ اور آیت نمبر	
ٹڈی	جراد	كَانَّهُم جَرَادٌ منتشر	قمر،۷
شہد کی مکھی	نحل	وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ	نحل،۶۸
مکڑی	ذباب	اِنَّ الّذين تدعون من دون الله لن يَخلُقُوا ذباباً	حج،۷۳
پسو	بعوضه	اَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً مَا بَعُوْضَة فَمَا فَوقَهَا	بقرہ،۲۶
چیونٹی	نمل	حَتّٰى اِذَا اَتَوا عَلَى وَادِ النَّمل قَالَت نَمله	نمل،۱۸

جوں	قُمَّل	فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِ الطُّوفَان وَالْجَرادوَ القُمَّل و الضَّفَادع اعراف، ۱۳۳
مکڑی	عنکبوت	کَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخذت بيتا عنکبوت، ۴۱
حشرات الارض	دابة الارض	وَلمّا قَضَيْنَا عَلَيه الموتَ مادَلَّهُمْ عَلٰى موته اِلاَّ دَابَّةُ الْاَرْضِ تَأكُلُ مِنْسأتَهُ سبا، ۱۴
تتلی	فراش	يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْث قارعہ، ۴

سبزیوں اور پھلوں کے نام

جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں

پھل کا نام	لفظ	سورہ اور آیت نمبر
انگور	عنب	و عنباً و قَضْباً عبس، ۲۸
کھجور	نخل	اَوْ تكُونُ حَبَّةً مِنْ نَخِيْلٍ و عِنَبْ اسراء، ۹۱
انار	رمان	وَالزَّيْتُون وَالرّمَان مُشْتَهاً وغير متشابه انعام، ۹۹
زیتون	زيتون	وَالتين و الزّيتون تین، ۱
انجیر	تين	وَالتين و الزّيتون تین، ۱
کدو	يقطين	وَ اَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِن يَقْطِين صافات، ۱۴۶
سبزی	بقل	مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَ فُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا بقرہ، ۶۱
کھیرا	قثاء	مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَ فُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا بقرہ، ۶۱
لہسن	فوم	مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَ فُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا بقرہ، ۶۱
پیاز	بصل	مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَ فُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا بقرہ، ۶۱

سونٹھ	زنجبیل	مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلاً	انسان،۱۷

رنگوں کے نام

جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں

رنگ کا نام	لفظ	سورہ اور آیت نمبر
خاکستری	رماد	كَرَمَادِ اشْتَدَتْ بِهِ الرِّيح ابراہیم،۱۸
سبز	اخضر	جَعَلَ لَكُم مِنَ الشَّجَرَ الْاَخْضَرِ نَاراً یٰس،۸۰
پیلا	صفراء	صفراءُ فاقِعُ لَوْنُها تَسُرُّ النَّاظِرين بقرہ،۶۹
رنگین	الوان	ثمراتٍ مختلفاً الوانها فاطر،۲۷
کالا	سود	و غَرابیبُ سُودٌ فاطر،۲۸
کالا	اسود	حتی يَتَبَيَّنَ لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود بقرہ،۱۸۷
سفید	ابیض	حتی يَتَبَيَّنَ لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود بقرہ،۱۸۷
سر سبز	مدهامتان	مدها مَتَان رحمٰن،۶۴
سرخ	حمر	وَ حُمرُ مُخْتَلِفٌ اَلوَانُهَا فاطر،۲۷

پرندوں کا نام

جن کا نام قرآن میں آیا ہے

پرندے کا نام	لفظ	سورہ اور آیت کا نام
ہدہد	هُدهُد	فَقَالَ مَا لِيَ لاَارَى الْهُدْهُدْ نمل،۲۰

کوا	غراب	اَنْ اَکُونَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَاب	مائدہ، ۳۱
پرندوں کا جھنڈ	ابابیل	فَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْراً اَبَابِيل	فیل، ۳
سماتی	سلْوی	عَلیکم المَنَّ وَالسَّلوىٰ	بقرہ، ۵۷

اعضائے بدن کے نام

جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں

عضو کا نام	لفظ	سورہ اور آیت نمبر	
سر	رأس	لاتأخذ بلحيتي ولا برأسي	طہ، ۹۴
چہرہ	وجوہ	فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُم	مائدہ، ۶
پیشانی	جبین	فَلَمَّا اَسْلَمَا و تَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ	صافات، ۱۰۳
چشم	عین	وَالعَيْنَ بِالْعَيْن	مائدہ، ۴۵
کان	سمع	سَمْعَ وَالاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ	نحل، ۷۸
کان	اذن	وَالاذُنَ بِالاُذُن	مائدہ، ۴۵
ناک	الخرطوم	سَنَسِمُهُ عَلَى الخرطوم	قلم، ۱۶
ناک	اَلْاَنفَ	وَالاَنْفَ بِالْاَنف	مائدہ، ۴۵
لب	شَفَة	وَ لِسَاناً وَ شَفَتَيْن	بلد، ۹
زبان	لسان	وَ لِسَاناً وَ شَفَتَيْن	بلد، ۹
منہ	افواہ	يقولون بِافْواهِهِم ما لَيْسَ فِي قُلُوبِهِم	آل عمران، ۱۶۷
دانت	سن	والسِنَّ بِالسِّن	مائدہ، ۴۵
ٹھڈی	الاذقان	فَهِيَ اِلَى الاَذْقَان فهم مُقْمَحُون	یس، ۸

داڑھی	لحیه	لا تَأخذ بِلحْيَتِى	طٰہٰ،۹۴
حلق	الحناجر	بَلَغَتِ القُلُوب الحَنَاجِر	احزاب،۱۰
گلا	الحلقوم	فاذا بَلَغَتِ الحُلْقُوم	واقعہ،۸۳
گردن	الرقاب	فَضَرْبَ الرِّقَاب	محمد،۴
ہاتھ	ایدی	السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما	مائدہ،۳۸
بازو	عضد	وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ المُضِلِّينَ عَضُداً	کہف،۵۱
کہنی	مرافق	واغسلو وجوهكم و ايديكم اِلَى الْمَرافِقِ	مائدہ،۶
انگلی	اَصابع	يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ فِى اٰذَانِهِمْ	بقرہ،۱۹
انگلی	اَنَامِل	عَضُّوا عَلَيكم الاَنَامِلَ من الغيظ	آل عمران،۱۱۹
ناخن	ظُفُرَ	حَرَّمْنَا عَليهم كل ذِى ظُفُر	انعام،۱۴۶
سینہ	صدر	رب اشرح لى صدرى	طٰہٰ،۲۵
دل	افئدة	سَمْعَ وَالْاَبصَارَ وَالْاَفئِدَة	نحل،۷۸
پیٹ	بَطْن	وَاللّٰهُ اَخرَجَكُم مِن بُطُونِ اُمَّهَاتِكُم	نحل،۷۸
کمر	ظهر	واِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِىْ آدم مِنْ ظُهُورِهِم	اعراف،۱۷۲
آنتیں	امعاء	فَتَقَطَّعَ امعائهم	محمد،۱۵
شرمگاہ	سَوْءات	بَدَتْ لَهما سوأتُهُما	اعراف،۲۲
پاؤں	اَرْجُل	اَلَهُم اَرْجُل يَمْشُونَ بِهَا	اعراف،۱۹۵
پاؤں کے ابھار	كعبين	وارجلكم الى الكعبين	مائدہ،۶
شرم گاہ	فرج		
ایڑی	اعقاب	يَرُدُّوكُمْ عَلَى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِين	آل عمران،۱۴۹
ایڑی	عقب	عَلٰى عقبيه	آل عمران،۱۴۴

گوشت	لحم	اَنْ یَاْکُلَ لَحْمَ اَخِیه مَیتاً حجرات، ١٢
جلد / کھال	الجلود	مَا فِی بُطُونِهِمْ وَالْجُلُود حج، ٢٠
رگ	الورید	مِنْ حَبْلِ الْوَرِید ق، ١٦
شہ رگ	الوتین	ثم لقطعنا مِنْهُ الوتین حاقہ، ٤٦
ہڈیاں	العظام	وَانْظُر الی العظام بقرہ، ٢٥٦
پہلو	جُنُوب	قیاماً و قُعُوداً و عَلٰی جُنُوبهم آل عمران، ١٩١
آنسو	الدَّمع	و اَعْیُنُهُمْ تَفِیضُ مِنَ الدَّمْع توبہ، ٩٢
خون	دَمْ	یَسْفِكُ الدِّمَاء بقرہ، ٣٠

فرشتوں کے نام

جن کا نام قرآن میں آیا ہے

فرشتے	لفظ	سورہ اور آیت نمبر
جبرئیل	وحی کا فرشتہ	مَنْ کَانَ عَدُواً لِجبْرِیْلَ بقرہ، ٩٧
میکائیل	رزق کا فرشتہ	وَ مَلٰئِکَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَالَ بقرہ، ٩٨
ماروت		وَمَا اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوت بقرہ، ١٠٢
ھاروت		وَمَا اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوت بقرہ، ١٠٢
مالک	عذاب کا فرشتہ	وَ نَادَوْا یٰ مَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ زخرف، ٧٧
روح	حضرت مسیح کی تائید کرنے والا فرشتہ	وَ اَیَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُس بقرہ، ٨٧

اعداد جو قرآن میں آئے ہیں

اعداد	لفظ	سورہ اور آیت نمبر
ایک لاکھ	مِائَةَ اَلْف	وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ صافات،۱۴۷
پچاس ہزار	خمسين اَلْفَ	فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَة معارج،۴
پانچ ہزار	خَمْسَة آلاف	هذا يُمدِدْكُم ربُّكُمْ بِخَمْسَةِ الْفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكة آل عمران،۱۲۵
تین ہزار	ثَلاثَة آلافِ	اَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلٰثَةِ الفِ من الملائكة آل عمران،۱۲۴
ہزاروں	اُلوف	وَ هُمْ اُلوفٌ حَذَرَ الموت بقرہ،۲۴۳
دو ہزار	اَلْفَيْنَ	اَلْفَيْنَ بِاِذْنِ الله انفال،۶۶
ایک ہزار	اَلْفُ	اِنَّ يَوْماً عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّون حج،۴۷
نو سو پچاس	الف سنة اِلاَّ خَمْسِين	اَلْفَ سَنَةٍ اِلاَّ خَمسين عاماً عنکبوت،۱۴
تین سو	ثَلاثَ مَاَة	ثَلاثَ مَاَةٍ سِنينَ و از دادوا تِسْعاً کہف،۲۵
۲۰۰	مِأتَيْن	مِاَةٌ صابرةٌ يَغْلِبوا مِأتَين انفال،۶۶
۹۹	تِسْعَ و تسعُون	تِسْعٌ و تِسْعُونَ نَعْجَةً ص،۲۳
۷۰	سبعين	سبعين رَجُلاً لِمِيقَتِنا اعراف،۱۵۵
۶۰	سِتِّيْن	فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً مجادلہ،۴
۵۰	خَمسين	اِلاَّ خَمسِينَ عَامَا عنکبوت،۱۴
۴۰	اَرْبعين	فَتَمَّ مِيقَتُ رَبِّهِ اَرْبَعِين لَيلة اعراف،۱۴۲
۳۰	ثَلاثين	وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلاثِين لَيْلَةً اعراف،۱۴۲

۲۰	عِشْرُون	عِشْرُونَ صَابِرُونَ	انفال، ۶۵
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	عَلَيْهَا تِسْعَةَ عشر	مدثر، ۳۰
۱۲	اِثْنٰی عَشَرَ	فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا	بقرہ، ۶۰
۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	یوسف، ۴
۱۰	عَشَرَ	وَ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ	اعراف، ۱۴۲
۹	تسع	تِسْعٌ	ص، ۲۳
۸	ثَمانية	ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ	انعام، ۱۴۳
۷	سَبْع	وَ سَبْعَةٍ اِذا رَجَعْتُمْ	بقرہ، ۱۹۶
۷	سَبْع	سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَه	بقرہ، ۲۶۱
۶	سِتَّةَ	الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرض وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّام	سجدہ، ۴
۵	خَمْسَة	خَمْسَة	آل عمران، ۱۲۵
۴	اَرْبَع	مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ	توبہ، ۳۶
۳	ثَلاث	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَج	بقرہ، ۱۹۶
۲	اِثْنَان	اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ	مائدہ، ۱۰۶
۱	اَحَدَ	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد	توحید، ۱

اعداد ترتیبی وکسری جو قرآن میں ذکر ہوئے

ترتیبی و کسری اعداد	لفظ	سورہ اور آیت نمبر	
۱۰ سے ۴۰	عُصْبَة	وَ نَحْنُ عُصْبَة	یوسف، ۸

دھائی	بِضْعَ	فِی بِضْعِ سنِین	روم، ۴
۲/۳	الثّلثان	فَاِن کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُما الثّلثان مِمَّا ترك	نساء، ۱۷٦
۱/۲	النصف	واحِدَةً فَلَهَا النصف	نساء، ۱۱
۱/۳	الثلث	فَلامِّهِ الثّلث	نساء، ۱۱
۱/۴	الرُّبْع	فَلَكُمُ الرُّبعُ مِمَّا ترَكْ	نساء، ۱۲
۱/۵	الخمس	فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وللرَّسُوْل	انفال، ۴۱
۱/٦	السُّدُس	لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ	نساء، ۱۱
۱/۸	الثُمن	فَلَهُنَّ الثّمنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ	نساء، ۱۲
چھٹا	السَّادس	سَادِسُهُم كَلْبُهُم	کہف، ۲۲
پانچواں	الخَامِسَة	والْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا	نور، ۹
چوتھا	رَابع	رَابِعُهُم كَلْبُهُم	کہف، ۲۲
دوسرا	ثانی	ثَانِیَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ الله	حج، ۹
چار چار	رُبَاع	اُولی اَجْنِحَةٍ مَثْنٰی وَ ثُلاَثَ وَ رُبَاعَ يَزِيْدُ فِي الْخلق	فاطر، ۱
تین تین	ثُلاثَ	اُولی اَجْنِحَةٍ مَثْنٰی وَ ثُلاَثَ وَ رُبَاعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلق	فاطر، ۱
دو دو	مَثْنٰی	اُولی اَجْنِحَةٍ مَثْنٰی وَ ثُلاَثَ وَ رُبَاعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلق	فاطر، ۱

IN THE NAME OF ALLAH, THE MOST GRACIOUS, THE MOST MERCIFUL

HIJAZ COLLEGE
ISLAMIC UNIVERSITY

I hereby Certify that

SAYED MOHAMMAD HOSSEIN TABATABAEI

having been assessed by the

HIJAZ EXAMINATION BOARD

in the

" Science of the Retention of the Holy Quran"

has been admitted to the Degree of

Honorary Doctor of Philosophy

By Authority of Allah Almighty
and his Beloved Prophet Muhammad p.b.u.h.
and those Beloved to them

21st SHAWWAL 1418

19th FEBRUARY 1998

HAZRAT ALLAMA PIR FAIZ -UL-AQTAB SIDDIQI. LLB.
Barrister at Law
Principal

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرْ

ترجمہ: ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

(القرآن)

جی ہاں قدرت نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

آپ قرآن پڑھنا چاہتے ہیں مگر وقت کی کمی یا استاد کے میسر نہ آنے کی وجہ سے پڑھنا نہ سیکھ سکے ہوں تو مایوس نہ ہوں۔

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی نے قرآن کریم درست پڑھنے کو آسان کر دیا ہے۔ چالیس گھنٹے میں بیس اسباق آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعے ازبر کریں اور قرآن پڑھنا سیکھیں جو قرآن فہمی کی طرف پہلا قدم ہے۔ الحرمین پبلشرز کی فخریہ پیشکش خود آموز ناظرہ قرآن خوشنما، دیدہ زیب فولڈر میں کتاب اور اس کے تدریسی چار عدد کیسٹ آج ہی آرڈر دے کر طلب کریں۔

اے۔ون، کلیٹن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی، پاکستان

A-84، عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

آپ کے علمی ذوق کی تسکین کے لیے

الحرمین پبلشرز پاکستان نے مختلف موضوعات پر گراں قدر کتابیں شائع کی ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ معصومینؑ کی سیرت، ارشادات اور اخلاقی تعلیمات کو عام کریں۔ **آپ بھی اپنا حصہ ادا کریں**۔ کتابیں خود پڑھیں اور دوسروں کو ہدیہ کریں۔

ہماری مطبوعات اور ان کی تفصیل

- انوار وحی — ہدیہ: ۹۰ روپے
- انوار عصمت — ہدیہ: ۵۵ روپے
- وصیت رسولؐ (اردو) — ہدیہ: ۳۰ روپے
- وصیت رسولؐ (متن) — ہدیہ: ۳۰ روپے
- حسینؑ اور حسینیت — ہدیہ: ۱۵ روپے
- پیارا گیر — ہدیہ: ۱۲۰ روپے
- احادیث قرآن — ہدیہ: ۳۰ روپے
- رہبانیت کی کہانی — ہدیہ: ۳۰ روپے
- مرتضی مطہری شہید — ہدیہ: ۶۰ روپے
- کردار سازی کے اصول — ہدیہ: ۲۰۰ روپے
- حسینؑ کے سوگ میں — ہدیہ: ۱۵ روپے
- جانشینی اور شوریٰ — ہدیہ: ۱۵ روپے
- زینت آدم — ہدیہ: ۱۵ روپے
- معجز المنطق — ہدیہ: ۱۵ روپے
- ایک ہزار ایک دلیلیں — ہدیہ: ۲۰ روپے
- آلِ محمد احادیث اہل سنت میں — ہدیہ: ۳۰ روپے
- آداب تلاوت قرآن — ہدیہ: ۱۱۰ روپے
- فضائل القرآن — ہدیہ: ۳۰ روپے
- نہج الفصاحہ (تین جلدیں) — ہدیہ: ۳۰۰ روپے
- عریاں تہذیب اور تہذیب کی عریانی — ہدیہ: ۲۵ روپے
- روزہ بیماریوں کا علاج — ہدیہ: ۱۰۰ روپے
- عصر حاضر کا معجزہ (قرآنی ...) — ہدیہ: ۸۵ روپے
- واقعات مسجد — ہدیہ: ۱۰۰ روپے
- واقعات معصومینؑ — ہدیہ: ۱۰۰ روپے
- واقعات قرآن — ہدیہ: ۱۰۰ روپے
- اخلاق اہلبیتؑ — ہدیہ: ۱۸۰ روپے
- مرض تکبر — ہدیہ: ۲۵ روپے
- حب دنیا — ہدیہ: ۳۰ روپے
- واقعات مسجد — ہدیہ: ۱۰۰ روپے
- واقعات کربلا — ہدیہ: ۲۰۰ روپے

اے۔ون، **کلیٹن گارڈن**، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی، پاکستان

اے۔ ۸۴، عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

چہ خوش است صوت قرآں ز تو دلربا شنیدن
بہ رُخت نظارہ کردن و سخنِ خدا شنیدن

الحرمین پبلشرز، پاکستان

ملنے کا پتہ: علی بک ڈپو، عباس ٹاؤن، گلشن اقبال، کراچی